احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

اپریل 2022ء


# لذتِ توحید اور بُکاء

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا علمی و تربیتی خصوصی خطاب

## عبادات کی بحُسن و خوبی ادائیگی

تعلیماتِ نبوی ﷺ اور اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں

## رمضان المبارک اور تحائفِ خداوندی

## تحریک پاکستان میں نمایاں خدمات کا اعتراف

فریدِ ملت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کے لئے گولڈ میڈل

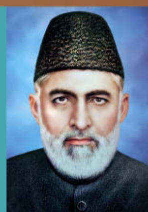

قائد ڈے

شرق و غرب میں عظیم الشان تقاریب

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا دورۂ برطانیہ و یورپ

ترکی کے وزیر مذہبی امور ڈاکٹر علی ارباش اور اعلیٰ سطحی حکومتی وفد کا منہاج القرآن سیکرٹریٹ اور منہاج یونیورسٹی کا دورہ

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا دورہ برطانیہ و یورپ

ترکی کے وزیر مذہبی امور ڈاکٹر علی ارباش اور اعلیٰ سطحی حکومتی وفد کا منہاج القرآن سیکرٹریٹ اور منہاج یونیورسٹی کا دورہ

منہاج یونیورسٹی لاہور میں منعقدہ قائد ڈے تقریب

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیرالاشاعت میگزین

# ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضان نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیر سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

زیر نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جلد: 36 / ۱۴۴۳ھ رمضان المبارک / اپریل 2022ء
شمارہ: 3



چیف ایڈیٹر نوراللہ صدیقی

ایڈیٹر محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد رفیق نجم، محمد فاروق رانا
عین الحق بغدادی

مجلس مشاورت
خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم
جی ایم ملک، تنویر احمد خان، سرفراز احمد خان
منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین
مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، محمد شفقت اللہ قادری
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، محمد افضل قادری


## حسن ترتیب


| | | |
|---|---|---|
| اداریہ: دہشت گردی کی نئی لہر اور اسلام کا امن بیانیہ | چیف ایڈیٹر | 3 |
| القرآن: لذتِ توحید اور بُکا | شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری | 5 |
| الفقہ: رمضان المبارک اور تحائفِ خداوندی | مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی | 11 |
| عبادات کی حُسن وخوبی ادائیگی | ڈاکٹر حافظ محمد سعداللہ | 15 |
| صوفیائے کرام کی تعلیماتِ امن | ڈاکٹر محمد اکرم رانا | 20 |
| غیر مسلموں کے حقوق اور بین المذاہب ہم آہنگی | محمد شفقت اللہ قادری | 24 |
| حضرت فریدِ ملت کے لیے گولڈ میڈل | نوراللہ صدیقی | 29 |
| ترکی کے وزیر مذہبی امور کا خصوصی دورہ منہاج القرآن | سہیل احمد رضا | 32 |
| ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا دورۂ یورپ | رپورٹ: جی ایم ملک | 33 |
| قائد ڈے تقریبات 2022ء | رپورٹس | 36 |
| اعتکاف ہدایات 2022ء | | 39 |



ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس وسالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبرشپ/رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

کمپیوٹر آپریٹر محمد اشفاق انجم — گرافکس عبدالسلام
خطاطی محمد اکرم قادری — عکاسی قاضی محمود الاسلام

قیمت فی شمارہ: 35 روپے
سالانہ خریداری: 350 روپے



انتباہ! مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔



بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ وریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک فیصل ٹاؤن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور UAN:042-111-140-140 Ext:128

## حمد باری تعالیٰ

ہرگز نہ جا کے غیر کے آگے صدا کروں
ربِّ علیٰ کے سامنے بس التجا کروں

میری خدا کے سامنے ہو بندگی قبول
جب میں کمالِ عجز سے سجدہ ادا کروں

بخشے جو استطاعتیں رزّاقِ کل جہاں
میں فرضِ حج ادا کروں، عمرہ ادا کروں

لہجے کو دے حلاوتیں اے ربّ ذوالجلال!
میں بھی اذاں بلالؓ سی شیریں دیا کروں

توفیق دے اطاعتِ بے لوث کی مجھے
دن رات تیرے در پہ میں حاضر رہا کروں

آغاز حمد سے ہو دعا کا، یہ حکم ہے
پھر پیش میں وسیلۂ صلِّ علیٰ کروں

طاہرؔ! ملے جو زینتِ اعمال کا شعور
رب کی بجاہِ مصطفیٰؐ حمدیں پڑھا کروں

﴿پروفیسر محمد طاہر صدیقی﴾

## نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک وہی شخص ہے ہم سب میں قرینے والا
بس گیا جس کے دل و جاں میں مدینے والا

آپ سا کون ہے اے شاہِ رسولاں مشفق
قلبِ صد چاک کو اخلاص سے سینے والا

حشر میں ایک طرف سارے نبی رحم طلب
اِک طرف سب کا شفیع ایک مدینے والا

کوئی ڈوبا ہے نہ ڈوبے گا نبیؐ کے ہوتے
کوئی دل چھوڑ کے بیٹھے نہ سفینے والا

اُن کی معراج کے صدقے میں ہوئی طے منزل
کوئی باقی نہ رہا راستہ زینے والا

دنیا جہاں کی نعمتیں انہی کے صدقے ملیں آصفؔ
انہی کے ہاتھوں سے میں ہوں کوثر پینے والا

﴿پیر آصف بشیر چشتی﴾

# اداریہ

# دہشت گردی کی نئی لہر اور اسلام کا امن بیانیہ

چیف ایڈیٹر
نوراللہ صدیقی

ایک بار پھر دہشت گردی کی لہر نے سر اٹھایا ہے۔ پشاور میں مسجد کے اندر نماز جمعہ کے دوران انسانیت کے دشمن دہشت گردوں نے حملہ کرکے درجنوں بے گناہ مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ ایسے واقعات کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے۔ دہشت گردی محض مذمت کرنے سے ختم نہیں ہوگی۔ اس کے لئے ہر جہت پر کام کرنا ناگزیر ہے۔ یہ بات بھی قابلِ تحسین ہے کہ افواج پاکستان نے قیامِ امن اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے مثالی قربانیاں دی ہیں اور قربانیوں کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کے لئے ہمیشہ ایک بات تواتر سے کہی ہے کہ دہشت گردی کے خاتمے کی دو جہتیں ہیں:

۱۔ ریاستی طاقت کا استعمال ۲۔ انتہاء پسندانہ رویوں کے خاتمے کے لئے دوررس اصلاحات اور اقدامات

گزشتہ دو دہائیاں دہشت گردی کے واقعات کے حوالے سے ملکی تاریخ کا ایک سیاہ ترین دور ہے۔ یہی وہ دور ہے جب دہشت گردوں کے خلاف فوج کے جوان لڑتے تھے تو دونوں طرف سے اللہ اکبر کی آوازیں آتی تھیں اور ایک بڑا فکری ابہام جنم لے چکا تھا۔ یہی وہ دور تھا جب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خودکش دھماکوں کے خلاف فتویٰ دیا اور قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں ثابت کیا کہ بے گناہ انسان کی جان لینا ایک سنگین جرم ہے اور ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے انتہا پسندی کے خاتمے کے لئے جو اقدامات کئے، اس کی کوئی دوسری مثال کوئی اور تحریک یا کوئی اور شخصیت پیش نہیں کرسکتی۔ تحریک منہاج القرآن نے نیشنل ایکشن پلان ہو، آپریشن ضرب عضب ہو یا آپریشن ردالفساد ہر موقع پر دہشت گردی کے خاتمے کی قومی و بین الاقوامی کوششوں کا فکری سطح پر بھرپور ساتھ دیا جبکہ اس موقع پر کچھ مذہبی شخصیات گومگوں کا شکار تھیں اور دہشت گردی کے خاتمے کے حوالے سے فکری واضحیت سے محروم تھیں۔ اس نازک مرحلہ پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خودکش دھماکوں کے خلاف فتویٰ دے کر خوف کی فضاء کو یک لخت مسترد کر دیا اور پوری طاقت کے ساتھ کلمہ حق بلند کیا۔

شیخ الاسلام کی ان امن کوششوں پر گورنر پنجاب چودھری محمد سرور نے ایک تقریب میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا تھا کہ نائن الیون اور سیون الیون کے بعد مسلمانوں کے لئے مغربی ممالک میں آزادانہ سماجی، معاشی کردار کی ادائیگی مشکل ہوگئی تھی مگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی جرأت مندانہ دینی خدمات کے نتیجے میں مسلم کمیونٹی کا اعتماد بحال ہوا اور ہم مکالمہ کی پوزیشن پر آ گئے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دہشت گردی کے خلاف فتویٰ دے کر اپنا کام ختم نہیں کر دیا تھا بلکہ انہوں نے اسلام پر انتہاپسندوں کی فکری پشت پناہی کرنے کے لگنے والے الزام کے رد کے لئے پاکستان، امریکہ، برطانیہ، یورپ کینیڈا سمیت درجنوں ممالک کے دورے کئے اور بڑی بڑی کانفرنسز کے ذریعے دنیا بھر کی حکومتوں اور مذاہب عالم کی نمائندہ شخصیات پر واضح کیا کہ اسلام دہشت گردی کا نہیں بلکہ امن کا پیامبر ہے۔ اسلام ناحق جانیں لینے والا نہیں بلکہ جانیں بچانے والا اور انسانیت کی بقا کا ضامن دین ہے۔

شیخ الاسلام نے دہشت گردی کے خلاف فتویٰ دینے کے ساتھ ساتھ فروغ امن کے لئے 42 سے زائد کتب تحریر کیں جو اسلام اور پیغمبر اسلام کی پرامن تعلیمات پر مشتمل ہیں۔ ان کتب کو حوالہ جاتی ثقاہت کی وجہ سے اسلام کا ایک جامع امن

بیانیہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فروغ امن کے لئے خدمات کو دیکھتے ہوئے عالم اسلام کی سب سے بڑی نمائندہ تنظیم او آئی سی نے بھی ایک خصوصی کانفرنس میں انہیں مدعو کیا اور آپ کی فکر سے استفادہ کیا گیا اور ایک جامع امن بیانیہ دینے پر ان کا شکریہ بھی ادا کیا گیا۔

امریکہ میں تقابلِ ادیان کے سبجیکٹ کے طلبہ کو اسلامی فکر کے طور پر اسامہ بن لادن کا بیانیہ پڑھایا جاتا تھا جو یکطرفہ اور انتہا پسندانہ رجحانات پر مشتمل تھا۔ شیخ الاسلام اس بات پر بہت رنجیدہ تھے کہ مغربی دنیا کے نوجوانوں کو اسلام کی صحیح تصویر پیش نہیں کی جارہی۔ بالآخر امریکہ میں شیخ الاسلام کی اسلامک امن فلاسفی کو بھی شامل نصاب کر لیا گیا ہے اور آج کل تقابلِ ادیان کے ان طلبہ کو اسلام کے دو بیانیے پڑھائے جاتے ہیں۔ ایک بیانیہ اسامہ بن لادن کا جو انتہا پسندانہ فکر پر مشتمل ہے اور دوسرا بیانیہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا ہے جو اسلام کی امن فلاسفی سے عبارت ہے۔ یہ اسلامی دنیا کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے فروغ امن کی مساعی بلاتعطل جاری و ساری ہیں۔ منہاج القرآن اتحاد امت اور بین المذاہب ہم آہنگی کا پلیٹ فارم بن چکا ہے۔ منہاج القرآن کا مرکزی سیکرٹریٹ میثاق مدینہ کی آئینی دستاویز کا عملی نمونہ ہے جہاں بین المذاہب رواداری کی فکر پروان چڑھ رہی ہے۔

شیخ الاسلام کی یہ ایک ثقہ بند رائے ہے کہ اگر ہم انتہا پسندی اور تنگ نظری کا خاتمہ چاہتے ہیں تو ہمیں 273 سال پرانے نصاب پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔ الحمدللہ یہ نظر ثانی ہو چکی ہے اور نظام المدارس پاکستان کے نصاب میں امن اور اخلاقیات کو ایک مضمون کے طور پر شامل نصاب کیا گیا ہے۔ انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے ہر سطح کے نصاب میں اصلاحات لانا ہوں گی تاکہ نوجوان نسل اسلام کی امن فلاسفی کو سمجھ سکیں۔

دہشت گردی کے ناسور کے خاتمے اور عالمی سطح پر اسلام کے حقیقی تشخص کی بحالی اور اسلام پر دہشت گردی و انتہا پسندی کے الزامات کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ ایسا ہمہ گیر اور جامع لائحہ عمل اختیار کیا جائے جو ان ہمہ جہت فتنوں کا ازالہ کر سکے۔ تاریخ کے اس نازک ترین مرحلے پر یہ اعزاز اللہ رب العزت نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو عطا کیا ہے کہ آپ نے مقامی اور بین الاقوامی سطح پر علمی و عملی کاوشوں کے ذریعے اس فتنے کے خاتمے کا جامع منہاج فراہم کیا ہے۔ اگر شیخ الاسلام کی کاوشوں کا جائزہ لیا جائے تو یہ دو اصولوں پر مبنی نظر آتا ہے:

۱۔ اعتدال پر مبنی طرز عمل کا فروغ ۲۔ استدلال پر مبنی فکر کا فروغ

آپ نے مسلم معاشرے میں عملی رویوں میں اعتدال کے فروغ کے لیے عملی کاوشیں کی ہیں تاکہ سیاسی، مذہبی، اعتقادی، مسلکی، اور سماجی و معاشرتی سطح پر اعتدال کو فروغ دے کر برداشت اور رواداری کا کلچر عام کیا جائے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم معاشروں کو برداشت، رواداری، امن و سلامتی اور اسلام کی اعلیٰ انسانی اقدار کا نمونہ بنایا جائے اور عالمی سطح پر شیخ الاسلام کی فراہم کردہ علمی و فکری رہنمائی میں استدلال کی قوت سے اسلام کے خلاف منفی پراپیگنڈے کا ازالہ اور اسلام کے اصل چہرے کو نمایاں بنایا جائے۔

اسلام انسانی جان کی تکریم اور حفاظت کا دین ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان اقدس ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مومن کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مومن وہ ہے کہ جس کے پاس لوگ اپنے خون اور مال کو محفوظ سمجھیں۔ جو دین اتنا بھی گوارا نہیں کرتا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو محض زبان یا ہاتھ سے تکلیف دے، اس دینِ متین میں کسی مسلمان کو کسی دوسرے مسلمان کی جان لینے کی اجازت کیسے مل سکتی ہے؟

# لذتِ توحید اور بُکاء

## خدمتِ دین اور تزکیۂ نفس کے عمل میں مستغرق شخص پر شیطان پوری طاقت سے حملہ آور ہوتا ہے

**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا علمی و تربیتی خصوصی خطاب**

ترتیب و تدوین: محمد یوسف منہاجین......معاون: محبوب حسین

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِہٖۤ اِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ یَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا. وَّ یَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ کَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا. وَیَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ یَبۡکُوۡنَ وَیَزِیۡدُہُمۡ خُشُوۡعًا۔ (الاسراء،۱۷: ۱۰۷۔۱۰۹)

’’بے شک جن لوگوں کو اس سے قبل علمِ (کتاب) عطا کیا گیا تھا جب یہ (قرآن) انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: ہمارا رب پاک ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہنا تھا۔ اور ٹھوڑیوں کے بل گریہ و زاری کرتے ہوئے گر جاتے ہیں، اور یہ (قرآن) ان کے خشوع وخضوع میں مزید اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔‘‘

ان آیاتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے اس امر کو واضح فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو علمِ صحیح، عقیدۂ صحیح اور معرفتِ صحیحہ پر قائم ہوتے ہیں، وہ اللہ کی محبت میں کثرت سے سجدہ ریزیاں اور آہ و بکاء کرنے والے ہوتے ہیں۔ جس قدر ان کے سجدوں اور آہ و بکاء میں اضافہ ہوتا ہے تو اسی قدر معرفتِ الٰہی ان پر آشکار ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ عشق ومحبتِ الٰہی میں آہ و بکاء کرنا ان کے خشوع وخضوع میں اضافہ کا باعث ہوتا چلا جاتا ہے۔

اللہ رب العزت کی محبت اور اس کی توحید کی وادی میں داخل ہونے سے قبل لازم ہے کہ ہم خود کو اس زمانے، دنیا اور دنیا کی محبوب و مرغوب وادیوں سے نکالیں جن میں ہم زندگی کے شب و روز بسر کرتے ہیں۔ اس دنیا سے نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کے دھیان سے جہاں تک ممکن ہو نکل جائیں۔ جب ہم حسبِ توفیق یہ کیفیت اپنے اوپر وارد کرلیں گے تو اس کی محبت اور توحید کے معانی و معارف کی کچھ تجلیات اور واردات ہمارے قلب و باطن پر وارد ہوں گی۔

یاد رکھیں! کہ جسے لذتِ توحید نصیب ہوجاتی ہے، اسے گریہ و زاری اور آہ و بکاء نصیب ہوتی ہے اور جسے بکاء اور گریہ نصیب نہیں ہوتا، جس کی آنکھیں نہیں بھیگتیں تو وہ لذتِ توحید سے بھی ناآشنا رہتا ہے۔

## بکاء کی اقسام

بکاء کی تین اقسام ہیں:

۱۔ بکاء العین (آنکھوں کا رونا)

۲۔ بکاء القلب (دل کا رونا)

۳۔ بکاء السر (باطن و روح کا رونا)

افسوس! کہ ہم تو ایسے لوگ ہیں کہ بکاء العین سے بھی محروم ہیں۔ ہماری تو آنکھیں بھی نہیں روتیں۔ ہمارے دل اتنے سخت ہوگئے ہیں کہ صرف آنکھوں کا رونا بھی چھن گیا

☆ خطاب نمبر: Ft-24، تاریخ: 29 مارچ 2021ء، بمقام: مرکزی سیکرٹریٹ لاہور

ہے۔ اس دنیا نے آنکھوں کا رونا بھی چھین لیا ہے۔ عاشق اور عارف لوگ تو آنکھوں کے رونے کو رونا ہی نہیں سمجھتے، وہ تو کم سے کم بکاء القلب (دل کے رونے) کو رونا جانتے ہیں، اس لیے کہ دل کا گریہ ہی اصل میں عشق کا گریہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر بکاء السِر یعنی روح کا گریہ نصیب ہوتا ہے۔

## اسباب البکاء

رونے اور گریہ و زاری کے چھ اسباب ہیں:

### ۱۔ بکاء الخطیئہ

رونے کا پہلا سبب "الخطیئہ" ہے۔ انسان نے گناہ، خطائیں، نافرمانیاں اور لغزشیں کیں، پھر اسے احساس ہوگیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے تو وہ اپنی خطاؤں کو یاد کرکے روتا ہے۔ یہ **بکاء الخطیئہ** ہے۔

### ۲۔ بکاء الخوف

گریہ و زاری اور رونے کا دوسرا سبب ''خوف'' ہے۔ یہ رونا خطاؤں کے احساس کے ساتھ جڑا ہوا ہے یا ایسے لوگوں کا حال ہے جو اللہ رب العزت کی ہیبت اور جلال پر خوفزدہ رہتے ہیں کہ اگر وہ عدل کر دے تو کوئی بخشا نہ جائے۔ پس یہ لوگ اس بات پر اللہ تعالیٰ سے خوفزدہ اور ڈرے ہوتے ہیں کہ اس دن میرا کیا ہوگا جب میرے اعمال تولے جائیں گے۔۔۔ وہ دن جب پل صراط سے گزر رہے ہوں گے، کوئی سفارشی، رشتہ دار، بہن بھائی اور مال و دولت کام نہ آئے گی تو میرا کیا ہوگا۔۔؟ اس دن تو رائی کے دانے کے برابر عمل بھی تولا جائے گا اور مخفی چیزیں بھی نامۂ اعمال میں رکھ دی جائیں گی تو میرا کیا ہوگا۔۔؟ قبر میں جاؤں گا، سوال ہوں گے تو کیا ہوگا، جواب دے پاؤں گا یا نہیں۔۔؟ آقا ﷺ کو پہچان پاؤں گا یا نہیں۔۔؟ قبر کے مشکل مرحلے کیسے عبور ہوں گے۔۔؟ پس گناہوں اور خطاؤں کو یاد کرکے نہیں بلکہ خوفِ الٰہی، خوفِ آخرت اور خوفِ قبر میں رونا "**بکاء الخوف**" ہے۔

### ۳۔ بکاء الفقد

''بکاء الخوف'' سے اعلیٰ درجہ **بکاء الفقد** ہے۔ اللہ رب العزت کے کسی احسان، کرم اور نعمت سے بندہ محروم ہوجائے اور حاصل نعمت اس سے چھن جائے تو اس پر بندے کو جو رونا آئے اُسے **بکاء الفقد** کہتے ہیں۔ مثلاً: ہمیں عبادت، تلاوت قرآن اور نماز میں لذت و کیفیت ملتی تھی، محافل میں بیٹھتے تو ایک کیفیت ہوتی تھی، اس کیفیت سے ہم یہ محسوس کرتے تھے کہ جیسے بوجھ اتر رہا ہے، ہم عالمِ بالا کے ساتھ جڑ رہے ہیں اور گناہوں کے بوجھ سے نجات مل رہی ہے لیکن جب ہم حرص، لالچ، تکبر، رعونت، خبثِ باطن، حسد، بغض، عناد، عداوت، چغلی، دوہرے پن، دوغلے پن اور نفسِ امارہ کی ہلاکتوں میں ڈوبے تو یہ کیفیات چھن گئیں، یاد کی وہ لذتیں اور فرحتیں نہ رہیں، باطن میں ملنے والی کیفیات اور حلاوتیں نہ رہیں، الغرض جب اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی کوئی نعمت یا کیفیت چھن جائے تو نعمت کے چھن جانے کا احساس کرکے رونا اور اس کی بارگاہ میں عرض کرنا: ''مولیٰ! میری وہ کیفیت نہیں رہی، مجھے معاف کردے اور میری کیفیت مجھے لوٹادے۔ مولیٰ! جب تیرے حضور سجدہ ریز ہوتا تھا اور تیرا ذکر کرتا تھا تو حلاوت اور کیف و سرور ملتا تھا، اب وہ کیفیات نہیں ملتیں،'' پس اس احساس پر رونا "**بکاء الفقد**" ہے۔

## کیفیات سے محرومی کیوں؟

یاد رکھیں! کہ ہم اللہ کی عبادات، روحانیت اور خدمتِ دین کے جملہ اعمال سرانجام دینے کے جوں جوں عادی ہوتے چلے جاتے ہیں توں توں محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے، ورنہ کیفیات چلی جاتی ہیں۔ اس کو اس مثال سے سمجھیں کہ کوئی شخص شوگر، بلڈ پریشر، نیند کا نہ آنا یا کسی اور تکلیف کا مریض ہے تو شروع شروع میں میڈیسن کی ایک ہلکی سی خوراک (Dose) کے ساتھ بھی کام چل جاتا ہے۔ لیکن جب یہ میڈیسن لیتے لیتے کئی سال گزر جاتے ہیں اور بندے کا جسم اس کا عادی ہوجاتا ہے تو پھر وہ خوراک (Dose) بڑھانی پڑتی ہے یا تبدیل کرنا پڑتی ہے۔ کئی لوگ عرصہ دراز سے نیند کے لیے گولیاں لیتے ہیں اور انھیں اس

خوراک (Dose) سے نیند آجاتی ہے مگر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ خوراک (Dose) تبدیل کرنی پڑتی ہے تب جاکر نیند آتی ہے۔ جس خوراک (Dose) سے پہلے نیند آتی تھی، اب اس سے نیند نہیں آتی۔ جتنی خوراک (Dose) سے پہلے بلڈ پریشر کنٹرول ہوتا تھا، اب کنٹرول نہیں ہوتا۔ جس خوراک (Dose) سے پہلے کولیسٹرول لیول ٹھیک رہتا تھا، اب نہیں ہوتا۔ اس صورت حال میں ڈاکٹرز خوراک (Dose) بڑھاتے ہیں۔ پہلے خوراک (Dose) دن کے ایک وقت دیتے تھے، اب دو وقت دیتے ہیں، حتی کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ شوگر کے مریض کو انسولین دن میں تین تین مرتبہ دینے کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ پس ہم اپنی جسمانی صحت کے لیے عمر کے ساتھ ساتھ خوراک (Dose) بڑھاتے ہیں تو تب جاکے وہ نتائج حاصل ہوتے ہیں جو شروع میں تھوڑی سی خوراک (Dose) سے حاصل ہوگئے تھے۔

منہاج القرآن کے رفقاء و کارکنان جب منہاج القرآن میں داخل ہوئے تھے، یہ محافل اور مجالس شروع کی تھیں، صحبتوں میں بیٹھنا، ذکر سننا، معرفت لینا، دعوت دینا اور نیکی کے کام میں مشغول ہوتے تھے تو اس وقت تھوڑی سی خوراک (Dose) بھی ان پر کیفیت طاری کردیتی تھی اور دعوت کے کام میں لذت آتی تھی۔ مگر جیسے جیسے تحریک کے ساتھ رفاقت کا وقت بڑھتا گیا ویسے ویسے طبیعت اس ماحول کی عادی ہوگئی۔ اس صورتِ حال میں نفس اور شیطان دیکھتے ہیں کہ اس بندے کو تو دین میں حلاوت، لذت اور کیفیت مل رہی ہے اور یہ آگے بڑھتا جارہا ہے تو شیطان کے ساتھ نفس بھی اسے اس راستے سے بہکانے کے لیے اپنے طریقے بڑھاتا ہے۔ نفس اور شیطان کا حملہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ اس روحانی ماحول کا عادی ہونے کے سبب ان اعمال کو عام معمول میں لے لیتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ”ساری باتیں نئے آنے والوں کے لیے ہیں، ہم تو بڑے پرانے لوگ ہیں، ہم تو 80ء کے زمانے سے تحریک کے ساتھ ہیں، ہم نے یہ خطابات سن رکھے ہیں، کتب پڑھ رکھی ہیں، ہم نے بڑی شب بیداریاں کی ہیں، ہم بہت سے حلقاتِ ذکر میں شامل ہوئے ہیں، ہم بہت روئے ہیں، لہذا اب یہ چیزیں ہمارے لیے نہیں بلکہ اوروں کے لیے ہیں۔“

یاد رکھیں! کہ یہ سب کچھ کرنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اب ہم محفوظ ہوگئے ہیں۔ نہیں، ایسا نہیں ہے بلکہ یہ تمام معمولات زندگی بھر ساتھ ساتھ چلتے رہیں گے تو خیر محفوظ رہے گی۔

نفس اور شیاطین کے حملوں کی مثال لوہے کے سپرنگ کی طرح ہے کہ اس کو جتنا دبا کر رکھیں گے، اتنا ہی یہ دبا رہے گا۔ سارا دن بھی دبا کر کھڑے رہیں تو یہ دبا رہے گا مگر جس لمحے بندہ تھکا اور اس نے تھوڑا سا دباؤ کم کیا تو وہ سپرنگ اسی قدر اوپر ہوجائے گا اور اگر ہاتھ اٹھایا تو وہ سپرنگ پہلی جگہ پر کھڑا ہوجائے گا۔ نفس کی کیفیت اس لوہے کے سپرنگ کی طرح ہے کہ اس کا زور کبھی ختم نہیں ہوتا۔

ہماری صورتِ حال یہ ہے کہ ہم ایک عرصہ دعوت، تربیت یا انفرادی احوال کی اصلاح کے بعد اب یہ توقع کرتے ہیں کہ اب یہ کیفیات ہم میں مستقلاً آگئی ہیں، لہذا ہمیں اب یہ کیفیات دوسروں میں پیدا کرنے کے لیے جدوجہد کرنا ہے۔ یہ سوچ کر ہم اپنا ہاتھ سپرنگ سے اٹھا لیتے ہیں، جونہی ہاتھ سپرنگ سے اٹھاتے ہیں یعنی نفس کی طرف سے غافل ہوتے ہیں تو اسی لمحہ وہ سپرنگ اسی جگہ پر واپس آجاتا ہے جہاں سے اس کو دبایا تھا۔ نفس کی شہوات ایسی چیز نہیں کہ دب کر ہمیشہ کے لیے ختم ہوجائیں، اسی لیے اس کو نفس امارہ کہا گیا ہے۔

جوں جوں ہم نیکی میں آگے بڑھتے ہیں توں توں نفس اور شیطان اتحاد کرکے بڑی بڑی طاقتور تدبیریں بناتے رہتے ہیں۔ نفس اور شیطان کی تدبیر میں سے ایک تدبیر یہ ہے کہ وہ ہمارے اندر سے لذت، حلاوت اور کیفیات کو ختم کردیتے ہیں۔ جب اندر لذت و کیفیتِ عبادت نہ رہی، آنکھوں کا بھیگنا اور دل کا تڑپنا نہ رہا تو پھر عبادت، دعوت، تبلیغ، ذکر اور تلاوت کے عمل میں وہ ذوق و شوق نہیں رہتا۔ بالکل اسی طرح جیسے کھانا اگر لذیذ ہو تو زیادہ کھایا جاتا ہے اور اگر لذیذ نہ ہو تو تھوڑا کھاتے ہیں۔ اسی طرح جب نماز، روزے، دعوت، حلقۂ درود، مراقبے، ذکر، فکر اور مجلس میں لذت، کیفیت اور حلاوت نہ رہے تو بندے کی رغبت ان امور میں کم ہوجاتی ہے۔

## روحانی کیفیات کو محفوظ کیونکر بنایا جائے؟

اپنی عبادت کی کثرت اور مشن کی خدمت کے طویل دورانیہ پر بندے کا نازاں ہوتے چلے جانا اصل میں نفس کا حملہ ہوتا ہے۔ ''میں نے یہ یہ کیا اور ہم نے یہ یہ کیا''۔ یہ ''میں میں'' اور ''ہم ہم'' کرتے کرتے نفس ایک بڑا پہاڑ بن جاتا ہے۔ نفس کے ان حملوں کا دفاع عبادات، مشن کی خدمت اور معاملات کو احسن انداز سے مسلسل استقامت کے ساتھ کیے جانے سے ہی ممکن ہے۔ تلاوتِ قرآن کرنا، محافل میں آنا، خطابات سننا، کتب کا مطالعہ دراصل یہ تمام چیزیں روحانی میڈیسن ہیں، یہ لیتے رہیں گے تو ہر چیز کنٹرول میں رہے گی اور جس دن انھیں چھوڑا، بیماری دوبارہ ابھر کر سامنے آجائے گی۔

اس بات کو سمجھانے کے لیے میں اپنی مثال دیتا ہوں۔ میں بلڈ پریشر اور دل کی میڈیسن 1982ء سے لے رہا ہوں، آج 40 سال ہوچکے ہیں۔ میڈیسن کے بلاناغہ استعمال کی وجہ سے بلڈ پریشر، کولیسٹرول اور دل کی باقی کنڈیشن ٹھیک رہتی ہے۔ اب اگر میں یہ سمجھوں کہ میں نے چالیس سال میڈیسنز لی ہیں، اب تک تو سب کچھ ٹھیک ہوچکا ہوگا لہٰذا اب چھوڑ دوں تو یہ غلط ہوگا۔ اس لیے کہ جس دن میں یہ میڈیسن چھوڑوں گا، ایک ہفتے کے اندر اندر میرے تمام طبی مسائل دوبارہ شروع ہوجائیں گے۔ اس لیے کہ وہ امراض اور تکالیف جو لانگ لائف چلتی ہیں تو ان کا علاج بھی لانگ لائف چلانا پڑتا ہے۔ یہ انفیکشن کی مانند نہیں ہیں کہ میڈیسن کی ایک خوراک (Dose) لی پانچ، دس دن کا کورس کیا اور انفیکشن ختم ہوگئی، نہیں، بلکہ یہ عمر بھر ساتھ رہنے والی ہوتی ہیں۔

اسی طرح نفس امارہ بھی عمر بھر ساتھ رہتا ہے۔ یہ روحانی و نفسانی امراض عمر بھر ساتھ رہتے ہیں، لہٰذا نہ صرف ان کی میڈیسن عمر بھر مسلسل استعمال کی جاتی ہے بلکہ اس کی خوراک (Dose) کو بھی وقت کے ساتھ ساتھ بڑھانا اور تبدیل کرنا پڑتا ہے، تب یہ کارگر ہوتی ہیں۔ گزشتہ 40 سال میں ڈاکٹر نے کئی مرتبہ میری میڈیسنز کی مقدار بڑھائی بھی ہے اور میڈیسن تبدیل بھی کی ہے، اس لیے کہ ایک ہی میڈیسن مسلسل استعمال کرنے سے اثر کرنا چھوڑ جاتی ہیں۔ جب بندہ کسی ایک چیز کا عادی (Used to) ہوجاتا ہے تو ڈاکٹر میڈیسن تبدیل کردیتا ہے۔

پس ناغہ بھی نہیں کرسکتے، Dose بھی بڑھاتے رہتے ہیں اور حسب ضرورت Dose کو بدلتے بھی رہتے ہیں۔ یہ تین چیزیں جو جسمانی دنیا میں ہوتی ہیں، اسی طرح کا نظام روحانی دنیا میں بھی ہے۔ جسمانی امراض کی صورت میں جسمانی میڈیسن اور علاج کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ روحانی امراض کی صورت میں علاج اور میڈیسن بھی روحانی ہوگی مگر نظام ایک ہی ہوتا ہے۔ اس بات کا لحاظ نہ رکھنے کے سبب اکثر لوگ راہِ حق سے پھسل جاتے ہیں۔ سو سال کا طے کیا ہوا سفر بعض اوقات ایک ٹھوکر میں ختم ہوجاتا ہے۔ عبادات اور ان کے ذریعے روحانی کیفیات ایسی چیز نہیں کہ کسی نے تیس چالیس سال لگادیے اور اب اسے گارنٹی مل گئی ہے کہ جو چاہیں کرتے پھریں، محنت کریں یا نہ کریں، یہ سب محفوظ ہوگئے۔ ایسا نہیں ہوتا۔ دین، شریعت، طریقت، تصوف، معرفت اور سلوک میں ایسا کوئی قاعدہ، ضابطہ اور اصول نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو وہ نفس اور شیطان کے بہکاوے میں ہے اور یہ جہالت کے سوا کچھ نہیں۔ زندگی میں اول دن سے آخر دن تک بندہ سو فیصد محتاج ہے، کبھی محفوظ نہیں ہے۔ سو فیصد صرف انبیاء کرام ہی محفوظ ہیں، اِن کے علاوہ کوئی معصوم نہیں۔ بقیہ جتنی محنت جاری رکھیں گے، اتنی ہی حفاظت اور اللہ کی مدد و نصرت ان کے شاملِ حال رہے گی۔

یہ بات اس مثال سے بھی سمجھ آجائے گی کہ ہم پنجگانہ نمازیں پڑھتے ہیں، اگر کوئی شخص یہ سوچ لے کہ میں نے چالیس پچاس سال نماز پڑھی ہے، اب مجھے ضرورت نہیں، اب چھوڑ دوں۔ تو کیا ایسا ممکن ہے؟ لازمی بات ہے کہ شریعت کا ایسا کوئی قاعدہ نہیں ہے، مرتے دم تک ہم پر نماز فرض ہے، جس دن نماز چھوڑیں گے، بے نمازی ہوجائیں گے۔ اب اگر کوئی کہے کہ میرے پچھلے پچاس سال کی نمازیں کہاں گئیں تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ ہر روز کا ایک الگ عمل ہے، پچھلے دن کی پانچ نمازیں اگلے دن کی تلافی نہیں کرسکتیں کہ اسے حساب کتاب میں ملالیں، ایسا نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی ساٹھ

سال روزے رکھے اور پھر کہے کہ اب مجھے ضرورت نہیں ہے اور میرے پچھلے روزے میرے آئندہ روزے نہ رکھنے کے عمل کی تلافی کریں تو ایسا نہیں ہوتا۔ اگر زندگی میں پچاس ساٹھ سال وضو سے رہیں اور اس کے بعد کہیں کہ بہت وضو کرلیا، طہارت کی زندگی گزاری اب چند ماہ ٹھنڈا موسم ہے، بغیر وضو کے نماز پڑھ لیا کروں، پچھلا وضو کافی رہے گا تو یہ نہیں ہوسکتا۔ پچھلا وضو تو ایک دن بھی کام نہیں دے گا۔

کوئی فرض، واجب، طاعت، مستحب، سنت یا نیکی کا عمل آئندہ کی غفلت کی تلافی نہیں کرتا بلکہ ہمیں یہ عمل تسلسل سے جاری رکھنا ہوتا ہے۔ جن چیزوں کا ایک بار کرنا کافی ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو پہلے مقرر کردیا ہے۔ روزے سال میں ایک بار کافی ہیں مگر ایک رمضان دوسرے رمضان کی تلافی نہیں کرسکتا۔ حج زندگی میں ایک بار ہے، دوسرا کوئی عمل اس کی فرضیت اور وجوب کو ختم نہیں کرسکتا۔ لہٰذا ہر عمل اپنی جگہ ایک مستقل اور منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اس عمل کو اس کے وقت پر سرانجام دینے سے ہی اس دن کے احوال کی حفاظت ممکن ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس عمل کو عمر بھر کے لیے رکھا ہے تو عمر بھر وہ نیکی، تقویٰ، نفل، ذکر اور روزانہ کی طاعت بجا لانی ہوگی۔

یہی پوزیشن انسان کے روحانی احوال کی ہے۔ دینی تحریکوں، تنظیموں اور جماعتوں میں کام کرنے والے لوگ، دین کی راہ پر چلنے والے اور دین کی دعوت وتبلیغ کرنے والے لوگوں کو خاص طور پر شیطان اسی انداز سے پھسلاتا ہے۔ ان لوگوں کو خیال آتا ہے کہ ہم نے زندگی کا اتنا زمانہ نیکی کے فروغ اور دین کی دعوت کے لیے گزارا۔ جونہی یہ خیال ان کے قلب و ذہن میں اترتا ہے، اسی لمحہ وہ نفس کے چنگل میں چلے جاتے ہیں۔

بندے میں جب غفلت آتی ہے تو نفسانی کیفیت بدل جاتی ہے اور بندہ اپنا علاج چھوڑ دیتا ہے۔ وہ باقاعدگی سے روحانی خوراک نہیں لیتا، صحبت، تلاوت و ذکر، مراقبے اور محاسبے اور تقویٰ کو ترک کرتا ہے۔ اس کے اندر جو تغیرات رونما ہونا شروع ہوتے ہیں، وہ ان کا ادراک نہیں کرتا۔ غفلت، کبر اور رعونت اس میں داخل ہوجاتی ہے۔ نتیجتاً رویے خراب ہوجاتے ہیں، عاجزی و انکساری، تواضع، خشوع وخضوع اور عبادت میں بھی استحکام نہیں رہتا۔ کیا اس صورت حال میں پچھلے پچاس ساٹھ سال جو دین کی خدمت میں اخلاص اور صدقِ دل سے گزارے، وہ کام دیں گے؟ نہیں، بلکہ ہر روز کا ایک الگ حساب اور ایک الگ اثر ہے۔

اسی لیے صوفیاء، اولیاء اور عرفاء کہتے ہیں کہ دماغ کے دروازے پر محافظ بن کر کھڑے ہونا چاہیے تاکہ ایسا کوئی خیال دل میں داخل نہ ہونے پائے۔ اگر کوئی خیال جو خیر سے ہٹ کر ہے اور شر کی طرف ہے، اخلاص سے دور ہے یا رعونت اپنی من مانی اور نفس کی طرف لے جانے والا ہے تو ایسے خیال کو دروازے سے باہر دھکا دے کر نکال دیں اور دل میں داخل ہی نہ ہونے دیں۔ اگر وہ خیال دل میں داخل ہوگیا تو پھر وہ وہاں جگہ بنالے گا اور جم جائے گا۔ بعد ازاں یہ خیال عزم و ارادے میں ڈھل جائے گا اور بالآخر عمل میں بدلے گا تو سب کچھ برباد ہوجائے گا۔ پس اعمالِ حسنہ کی انجام دہی ایک ایسا عمل ہے جسے پوری زندگی جاری رکھنا پڑتا ہے۔ نہ صرف جاری رکھنا پڑتا ہے بلکہ خوراک کی مقدار بھی بڑھانا پڑتی ہے۔

یہ ساری بحث **بکاء الفقد** کے ذیل میں تھی کہ **بکاء الفقد** یہ ہے کہ بندہ محسوس کرے کہ میری کیا کیفیت کم ہورہی ہے۔ پس اس محرومی پر رونا اور اس کیفیت کے دوبارہ حصول کے لیے کوشاں ہونے کی توفیق طلب کرنے میں رونا **بکاء الفقد** ہے۔

## ۴۔ بکاء الحیاء

بکاء کا چوتھا سبب ''الحیاء'' ہے۔ اس بکاء کا سبب یہ ہے کہ یہ رونا کیفیت کے کم ہونے پر نہیں، خطاء پر نہیں، خوف پر نہیں بلکہ حیاء کا رونا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے کرم اور شفقت کا حیاء آجائے، اس کی مہربانیوں، عنایتوں اور بخششوں کا حیاء آجائے تو اس حیاء میں رونا **بکاء الحیاء** ہے اور یہ بڑے لوگوں کا کام ہے۔

## ۵۔ بکاء الھیبۃ

بکاء کا پانچواں سبب **الھیبۃ** ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی و عظمت اور اعلیٰ مقام کا تصور کرکے رونا ''**بکاء الھیبۃ**'' ہے۔

## ٦۔ بکاء الشوق والمحبۃ

گریہ وزاری اور بکاء کا چھٹا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس سے ملاقات کے شوق میں رویا جائے۔ یعنی بندہ اس کی توحید کی لذت میں روتا ہے اور اس عشق، شوق اور محبت میں روتا ہے کہ اس سے ملاقات کب ہوگی؟ یہ بکاء کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔

ذیل میں اسی بکاء الشوق والمحبۃ کے حوالے سے چند واقعات درج کیے جارہے ہیں، جن سے اندازہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا گریہ و زاری کرنا کس سوچ اور ارادے کے تحت ہوتا ہے اور وہ کس طرح اِس گریہ وزاری اور بکاء کے ذریعے لذتِ توحید سے آشنا ہوتے ہیں:

١۔ حضرت شعیبؑ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے شوق اور اس کی محبت میں اتنا روئے کہ آنکھوں کی بینائی چلی گئی۔ اللہ رب العزت نے بینائی لوٹا دی۔ آپ پھر روتے رہے، بینائی پھر چلی گئی، اللہ نے پھر لوٹا دی۔ آپ پھر روتے رہے، بینائی پھر چلی گئی، تین مرتبہ ایسا ہوا۔ کتب میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت نے وحی فرمائی اور پوچھا: اے شعیب! اگر تو تیری بکاء، گریہ وزاری کرنا اور رونا دوزخ کے عذاب کے خوف سے ہے تو میں تو تمہیں امان دے چکا ہوں۔ اگر یہ رونا جنت کی طلب میں ہے تو جنت تمہارے لیے واجب کرچکا ہوں تو پھر کیوں اس قدر روتے ہو؟ عرض کیا: باری تعالیٰ! یہ رونا دوزخ کے خوف اور جنت کی طلب میں نہیں ہے:

ولکن من الشوقی الی رؤیتک

صرف تجھے دیکھنے کے شوق میں روتا ہوں کہ تجھے دیکھنا کب نصیب ہوگا؟ کب حجاب اٹھے گا اور تیرے حسنِ مطلق پر نگاہ پڑے گی؟ اللہ رب العزت نے وحی فرمائی: اے شعیب! یہ حق ہے کہ جو شخص میرا ارادہ کرتا ہے اور میرے شوق میں روتا ہے تو پھر اس کا میری ملاقات کے سواء کوئی اور علاج نہیں۔ میرے شوق میں رونے والوں کا علاج اسی دن ہوگا جس دن پردہ اٹھے گا اور وہ بلا حجاب میرا دیدار کریں گے۔

٢۔ حضرت رابعہ بصریؒ فرماتی ہیں کہ میں دس سال اللہ تعالیٰ کے خوف میں روئی، اس کے بعد دس سال اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید کے لطف میں روئی اور دس سال صرف اس کے شوقِ ملاقات اور دیدار کی آرزو میں روئی کہ اس سے ملاقات کب ہوگی؟ ایک دفعہ سجدے میں رو رہی تھیں کہ سجدے سے سر اٹھایا تو اس زمانے کے عارفین میں سے ایک عارف کو اپنے پاس بیٹھے پایا۔ پوچھا: آپ کی کیا حاجت ہے، میرے پاس کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے کہا: آپ کی زیارت کے لیے آیا ہوں۔ حضرت رابعہ بصریؒ کی چیخ نکل گئی اور رو پڑیں، فرمانے لگیں: باری تعالیٰ تعجب ہے ان لوگوں پر جنہوں نے تجھے پہچان لیا ہے اور پھر بھی تیرے سوا کسی اور کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں اور تیرے سوا کسی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔

بکاء کی یہ کیفیت توحید کی لذت کے سبب نصیب ہوتی ہے اور یہ شوق اور محبت میں انتہا کی وجہ سے مقدر بنتا ہے۔

٣۔ حضرت فضیل ابن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کعبۃ اللہ کے طواف کے دوران میں نے ایک جوان شخص کو دیکھا جس کے چہرے کا رنگ زرد تھا، جسم نحیف تھا اور وہ کچھ ایسے گنگنا رہا تھا جیسے کوئی سرگوشی کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اس شخص کے قریب ہوا کہ سنوں تو سہی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا:

’’الٰہی! اے میرے مالک! تجھ سے محبت وعشق کرنے والوں اور تیرے ساتھ مانوس ہوجانے والوں، تیرے عارف بندوں کے دل تیری بارگاہ سے جڑ چکے ہیں اور وہ تیرے تعلق میں راحت پاچکے ہیں، اب رہ گئے وہ لوگ جو ابھی نہ محبّ ہوئے، نہ عارف بنے مگر تیرے مشتاق ہوئے ہیں، ان کے دل میں ابھی چاہت کی چنگاری پیدا ہوئی ہے، ان کے دلوں میں تیری چاہت ہے، باری تعالیٰ! ان کی امید کو نہ کاٹنا، ان کی امید کو پورا کردے۔‘‘

وہ جوان یہی کہتا جاتا تھا اور زارو قطار روتا تھا۔ حضرت فضیل ابن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اسی لمحہ میں نے آسمان سے یہ آواز سنی:

’’اے اللہ کے دوست! تیرے رونے نے ساتوں آسمانوں کو رلا دیا ہے۔ تو رونا چھوڑ، جو تو نے مانگا تجھے عطا کردیا گیا۔‘‘

(جاری ہے) ❁❁❁❁❁

# رمضان المبارک کی فضیلت اور اس ماہ میں حاصل ہونے والے تحائف خداوندی

## اللہ تعالیٰ نے روزے کے سواء ہر عبادت کا ثواب مخلوق پر ظاہر کیا

دارالافتاء تحریک منہاج القرآن، زیر نگرانی: مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یٰـاَیُّهَا الَّـذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. (البقرۃ،۲: ۱۸۳)

’’اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔‘‘

مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ روزہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھا۔ کتبِ حدیث و تاریخ اور تورات و انجیل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قریشِ مکہ ایامِ جاہلیت میں دسویں محرم کو اس لئے روزہ رکھتے تھے کہ اس دن خانہ کعبہ پر نیا غلاف ڈالا جاتا تھا۔ (بخاری، الصحیح، کتاب الحج، باب قول اللہ: جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام،۲: ۵۷۸، رقم: ۱۵۱۵)

مدینہ میں یہود اس دن اس لئے روزہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم بنی اسرائیل کو اس دن فرعون سے نجات دی تھی۔ (بخاری، الصحیح، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشورہ،۲: ۷۰۴، رقم: ۱۹۰۰)

ان شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ شریعت محمدی ﷺ سے قبل اُمم میں بھی بحیثیت عبادت کے روزہ معروف اور جانا پہچانا جاتا تھا۔

انسائیکلو پیڈیا آف جیوز میں لکھا ہوا ہے:

’’یہودی اور عیسائی روزہ بطورِ کفارۂ گناہ یا توبہ کی خاطر یا پھر ان سے بھی تنگ تر مقاصد کے لئے رکھتے تھے اور ان کا روزہ محض رسمی نوعیت کا ہوتا تھا، یا پھر قدیم تر ایام میں روزہ ماتم کے نشان کے طور پر رکھا جاتا تھا۔‘‘

یعنی ان لوگوں نے روزے کی اصل مقصدیت سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اسے اپنے مخصوص مفادات کے ساتھ وابستہ کر لیا تھا مگر اسلام نے انسانیت کو روزے کے بامقصد اور تربیتی نظام سے آشنا کیا۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے مسلمانوں کو روزے پر وسیع دائرہ ہائے کار اور بلند اغراض و مقاصد عطا کئے۔ زندگی کی وہ تمام تمنائیں اور خواہشات جو عام طور پر جائز ہیں، روزہ میں ان پر بھی کچھ عرصہ کے لئے پابندی عائد کر دی جاتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ہر اطاعت گزار اُمتی ان پابندیوں کو دلی رغبت و مسرت کے ساتھ اپنے اوپر عائد کرلیتا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ یہ عمل جسم و روح دونوں کے لئے مفید ہے۔

علاوہ ازیں مختلف مذاہب میں روزہ رکھنے کے مکلّف بھی مختلف طبقات ہیں۔ مثلاً: پارسیوں کے ہاں صرف مذہبی پیشوا، ہندوؤں میں برہمن اور یونانیوں کے ہاں صرف عورتیں روزے رکھنے کی مکلّف ہیں، جبکہ ان کے اوقاتِ روزہ میں بھی اختلاف اور افراط و تفریط پائی جاتی ہے لیکن اسلام کے پلیٹ فارم پر دنیا کے ہر خطے میں رہنے والے عاقل، بالغ اور مسلمان مرد و عورت کے لئے ایک ہی وقت میں ماہ رمضان کے روزے فرض کیے گئے ہیں۔

## روزہ کی فضیلت اور اس کے اسباب

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے روزہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَه مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه.

(بخاری، الصحیح، کتاب الصوم، باب صوم رمضان احتسابا من الیمان، ۱:۲۲، رقم:۳۸)

''جس نے بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

۲۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

(نسائی، السنن، کتاب الصیام، ۲:۶۳۷، رقم ۲۲۳۰، ۲۲۳۱)

''روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی شخص کے پاس لڑائی کی ڈھال ہو۔''

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى مَا شَاءَ اللهُ، يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. (ابن ماجہ، السنن، کتاب الصیام، باب ما جاء فی فضل الصیام، ۲:۳۰۵، رقم:۱۶۳۸)

''آدم کے بیٹے کا نیک عمل دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک آگے جتنا اللہ چاہے بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: روزہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔''

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے یہ چیز واضح ہوتی ہے کہ اعمالِ صالحہ کا ثواب صدقِ نیت اور اخلاص کی وجہ سے دس گنا سے بڑھ کر سات سو گنا تک بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے لیکن روزہ کا ثواب بے حد اور بے اندازہ ہے۔ یہ کسی ناپ تول اور حساب کتاب کا محتاج نہیں، اس کی مقدار اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ روزے کی اس قدر فضیلت کے درج ذیل اسباب ہیں:

۱۔ پہلا سبب: روزہ لوگوں سے پوشیدہ ہوتا ہے اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا جبکہ دوسری عبادتوں کا یہ حال نہیں ہے کیونکہ ان کا حال لوگوں کو معلوم ہوسکتا ہے۔ اس لحاظ سے روزہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے۔ فانا لِیْ سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ دوسرا سبب: روزے میں نفس کشی، مشقت اور جسم کو صبر و برداشت کی بھٹی سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس میں بھوک، پیاس اور دیگر خواہشاتِ نفسانی پر صبر کرنا پڑتا ہے جبکہ دوسری عبادتوں میں اس قدر مشقت اور نفس کشی نہیں ہے۔

۳۔ تیسرا سبب: روزہ میں ریاکاری کا عمل دخل نہیں ہوتا جبکہ دوسری ظاہری عبادات مثلاً: نماز، حج، زکوٰۃ وغیرہ میں ریاکاری کا شائبہ ہوسکتا ہے۔

۴۔ چوتھا سبب: کھانے پینے سے استغناء اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ روزہ دار اگرچہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے متشابہ تو نہیں ہوسکتا لیکن وہ ایک لحاظ سے اپنے اندر یہ خلق پیدا کر کے مقربِ الٰہی بن جاتا ہے۔

۵۔ پانچواں سبب: روزہ کے ثواب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں جبکہ باقی عبادات کے ثواب کو رب تعالیٰ نے مخلوق پر ظاہر کر دیا ہے۔

۶۔ چھٹا سبب: روزہ ایسی عبادت ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا حتی کہ فرشتے بھی معلوم نہیں کر سکتے۔

۷۔ ساتواں سبب: روزہ کی اضافت اللہ کی طرف شرف اور عظمت کے لئے ہے جیسا کہ بیت اللہ کی اضافت محض تعظیم و شرف کے باعث ہے ورنہ سارے گھر اللہ کے ہیں۔

۸۔ آٹھواں سبب: روزہ دار اپنے اندر ملائکہ کی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے وہ اللہ کو محبوب ہے۔

۹۔ نواں سبب: جزاءِ صبر کی کوئی حد نہیں ہے، اس لئے رمضان کے روزوں کی جزاء کو بے حد قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف منسوب کیا کہ اس کی جزاء میں ہوں۔

## رمضان اور شیاطین کا جکڑا جانا

عام طور پر دو چیزیں گناہ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا باعث بنتی ہیں۔ ایک نفس کی بڑھتی ہوئی خواہش اور اس کی سرکشی، دوسرا شیطان کا مکر و فریب۔ شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے۔ وہ نہ صرف خود بلکہ اپنے لاؤ لشکر اور چیلوں کی مدد سے

دنیا میں ہر انسان کو دینِ حق سے غافل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے مگر رمضان المبارک کی اتنی برکت و فضیلت ہے کہ شیطان کو اس ماہ مبارک میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا جبکہ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ ایک منادی پکارتا ہے: اے طالب خیر! آگے آ، اے شر کے متلاشی! رک جا۔ اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے اور ماہ رمضان کی ہر رات یونہی ہوتا رہتا ہے۔(ترمذی، السنن، ابواب الصوم، باب ما جاء فی فضل شہر رمضان، ۲: ۶۱، رقم: ۶۸۲)

رمضان المبارک میں شیطانوں کا جکڑ دیا جانا اس امر سے کنایہ ہے کہ شیطان لوگوں کو بہکانے سے باز رہتے ہیں اور اہلِ ایمان ان کے وسوسے قبول نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روزے کے باعث حیوانی قوت جو غضب اور شہوت کی جڑ ہے، مغلوب ہو جاتی ہے۔ غضب اور شہوت ہی بڑے بڑے گناہوں کا باعث ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس قوتِ عقلیہ جو طاقت اور نیکیوں کا باعث ہے، روزے کی وجہ سے قوی ہوتی ہے۔ جیسا کہ مشاہدہ میں ہے کہ رمضان میں عام دنوں کی نسبت گناہ کم ہوتے ہیں اور عبادت زیادہ ہوتی ہے۔

شیطانوں کو جکڑے جانے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ گناہوں میں منہمک ہونے والے اکثر لوگ رمضان میں باز آجاتے ہیں اور توبہ کرکے اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پہلے وہ نماز قائم نہیں کرتے تھے، اب پڑھنے لگتے ہیں، اسی طرح وہ قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر کی محافل میں شریک ہونے لگتے ہیں، حالانکہ وہ پہلے ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔ پہلے جن گناہوں میں علی الاعلان مشغول رہتے تھے اب ان سے باز آجاتے ہیں۔

بعض لوگ جن کا عمل اس کے خلاف نظر آتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطانی وساوس ان کے شریر نفوس کی جڑوں میں سرایت کر چکے ہوتے ہیں کیونکہ آدمی کا نفس اس کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ زمانے میں شر تو موجود ہے اور گناہ بھی مسلسل ہو رہے ہیں تو پھر شیطان کے جکڑنے کا کیا فائدہ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ رمضان المبارک سے شیطان سرکشی اور طغیانی کی شوکت ٹوٹتی ہے اور اس کے ہتھیار کند ہو جاتے ہیں اور اس کی بھڑکائی ہوئی آگ کچھ مدت کے لئے ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا بھی جانتا ہے کہ وہ کیا گل کھلاتا؟

## رمضان المبارک میں قیام اللیل کی فضیلت

رمضان المبارک میں قیام اللیل کو بہت اہمیت و فضیلت حاصل ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ آپ ﷺ رمضان المبارک کی راتوں میں تواتر و کثرت کے ساتھ نماز، تسبیح و تہلیل اور قرات قرآن میں مشغول رہتے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کو فرضیت کے بغیر قیامِ رمضان کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وّ احْتِسَابًا، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الصوم، باب الترغیب فی قیام رمضان وما جاء فیہ من الفضل، ۲: ۱۶۱، رقم: ۸۰۸)

جس شخص نے ایمان اور احتساب (محاسبۂ نفس کرنے) کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کیا اس کے پچھلے سارے (صغیرہ) گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ رمضان میں نمازِ تراویح بھی قیام اللیل کی ایک اہم کڑی ہے جسے قیامِ رمضان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ نمازِ تراویح کے سبب جتنا قیام اس مہینے میں کیا جاتا ہے وہ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں نہیں ہوتا۔ اس سے منشاء ایزدی یہ ہے کہ بندہ رمضان المبارک کی راتوں کو زیادہ سے زیادہ اس کے حضور عبادت اور ذکر و فکر میں گزارے اور اس کی رضا کا سامان مہیا کرے۔ اس لئے کہ رمضان کی با برکت راتیں شب بیداری کا تقاضا کرتی ہیں کیونکہ روایات میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ

رمضان المبارک کی راتوں کو آسمان دنیا پر نزولِ اجلال فرما کر اپنے بندوں کو تین مرتبہ یہ ندا دیتا ہے:

**هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ، هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوْبَ عَلَيْهِ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاغْفِرَ لَهُ؟**

(بیہقی، شعب الایمان، ۳:۳۳۵، رقم:۳۶۹۵)

''کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ میں اس کی حاجت پوری کروں، کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اس کی توبہ قبول کروں، کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔''

رحمتِ پروردگار رمضان المبارک کی راتوں میں سب کو اپنے دامنِ عفو و کرم میں آنے کی دعوت دیتی ہے۔ شومئی قسمت کہ انسان رحمت طلبی اور مغفرت جوئی کی بجائے رات کی ان گراں بہا ساعتوں کو خوابِ غفلت کی نذر کر دیتا ہے جبکہ رب کی رحمت اسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر پکارتی ہے:

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

یوں بدنصیب انسان غفلت کی نیند تانے یہ ساعتیں گزار دیتا ہے اور رحمتِ ایزدی سے اپنا حصہ وصول نہیں کرتا۔

## رمضان المبارک میں حاصل ہونے والے تحائفِ خداوندی

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے:

۱۔ **أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللهُ تَعالى عزوجل إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا.**

پہلا یہ کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظرِ التفات فرماتا ہے اور جس پر اللہ کی نظر پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔

۲۔ **وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوْفَ أَفْوَاهِهِمْ حِيْنَ يُمْسُوْنَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ.**

دوسرا یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔

۳۔ **وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.**

تیسرا یہ کہ فرشتے ہر دن اور رات ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

۴۔ **وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللهَ عزوجل يَأْمُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُوْلُ لَهَا: اسْتَعِدِّي وَتَزَيَّنِي لِعِبَادِي أَوْشَكُوْا أَنْ يَسْتَرِيْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِي وَكَرَامَتِي.**

چوتھا یہ کہ اللہ عزوجل اپنی جنت کو حکم دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے بندوں کے لئے تیاری کر لے اور مزین ہو جا، قریب ہے کہ وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں۔

۵۔ **وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُمْ جَمِيْعًا.**

پانچواں یہ کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے تو ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔

ایک صحابی نے جب اِن انعامات کو سنا تو عرض کیا: کیا یہ شبِ قدر کو ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

**لَا، أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُوْنَ فَإِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وُفُّوْا أُجُوْرَهُمْ؟** (بیہقی، شعب الایمان، ۳:۳۰۳، رقم:۳۶۰۳)

نہیں۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور کام سے فارغ ہو جاتے ہیں، تب انہیں مزدوری دی جاتی ہے۔

## رمضان المبارک کا پیغام

رمضان المبارک امتِ مسلمہ کے لئے یہی پیغام لاتا ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں، ایک دوسرے کے لئے رحمت و شفقت کا پیکر بن جائیں۔ دوسروں کی ضرورتوں کا بھی اس طرح احساس کریں جس طرح اپنی ضرورتوں کو محسوس کرتے ہیں۔ رمضان المبارک ہمیں اپنے نادار، مفلس، فاقہ کش، تنگ دست مسلمان بھائی جن کے پاس اتنی طاقت نہیں کہ وہ لباس و طعام خرید کر اپنا اور اپنے بچوں کا تن ڈھانپ سکیں اور ان کا پیٹ پال سکیں، ان کی ضرورتوں کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔

علاوہ ازیں ماہ رمضان ہمیں ریاکاری، غیبت، عیب جوئی، مکر و فریب، بغض و حسد اور جھوٹ جیسے بے شمار معاشرتی و روحانی امراض سے بچانے کی تربیت بھی کرتا ہے۔

# عبادات کی بحسن وخوبی ادائیگی تعلیماتِ نبوی اور اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں

**حضور نبی اکرم ﷺ عبادات کو احسن انداز میں انجام دینے کی تلقین فرماتے**

ڈاکٹر حافظ سعد اللہ

سیرت الرسول ﷺ کا مطالعہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ عام چھوٹی چھوٹی چیزوں اور غیر ضروری امور میں بھی خوبصورتی کو پسند فرماتے اور ہر عمل کو احسن انداز میں نہ صرف خود سرانجام دیتے بلکہ صحابہ کرام ؓ کو ہر عمل میں خوبصورتی اور وقار کے اہتمام کی تلقین کرتے۔ جملہ دنیوی معاملات کی بصورتِ احسن انجام دہی کے ساتھ ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ عبادات کی ادائیگی میں بھی اس امر کو ملحوظِ خاطر رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے رکوع، سجود اور نماز کے دیگر واجبات و مستحبات اور خشوع و خضوع کا اہتمام کرتے ہوئے نماز کو خوبصورت بنانے کا حکم دیا ہے۔

جب دین و دنیا کا کوئی بھی کام اس کے مطلوبہ تقاضوں کو نظر انداز کرکے محض جان چھڑانے، خانہ پری کرنے اور سر کا بوجھ ہلکا کرنے کے انداز میں سرانجام دینا نبی اکرم ﷺ کو قطعاً پسند نہ تھا تو نماز جیسی عبادت میں یہ رویہ آپ ﷺ کو کیسے برداشت ہوسکتا تھا۔ ذیل میں عبادات کی بحسن و خوبی انجام دہی کے حوالے سے آپ ﷺ کی تعلیمات اور اسوہ سے چند روشن مثالیں نذرِ قارئین ہیں:

## ۱۔ صفوں کی درستگی۔ نماز کی خوبصورتی

حکمِ نبوی کے مطابق باجماعت نماز میں ایک امام کی اقتداء میں تمام نمازیوں/ مقتدیوں (جن کی تعداد دو تین سے لے کر سیکڑوں ہزاروں لاکھوں بھی ہوسکتی ہے) کا قیام، پھر امام کی پیروی میں ہی رکوع، قومہ، سجود، تشہد وغیرہ۔ جہاں ایک نظم و ضبط اور دلکش نظارہ پیش کرتا اور کئی اجتماعی معاشرتی اور اخلاقی فوائد و تربیت کا ذریعہ ہے وہاں یہ صف بندی اور صفوں کی درستگی ظاہری اعتبار سے ایک حسن اور خوبصورتی کا مظہرِ اتم بھی ہے۔ اسی وجہ سے نبی رحمت ﷺ نے امام کی پیروی اور اس کی مخالفت نہ کرنے کے حکم میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

**واقیموا الصف فی الصلوٰۃ فان اقامۃ الصف من حسن الصلوٰۃ.** (بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاذان باب اقامۃ الصّف من تمام الصلوۃ، ۱: ۱۰۰)

’’اور نماز (باجماعت) میں صف کو سیدھا رکھو، بے شک صف کی درستگی نماز کی خوبصورتی میں سے ہے۔‘‘

جبکہ دوسری روایت میں صفوں کی درستگی کو (**من تمام الصلوٰۃ**) نماز کے اِتمام کا ایک حصہ قرار دیا گیا ہے (احمد، المسند، ۱۳۸۷) اس خوبصورتی کو قائم رکھنے کے لیے آپ ﷺ نے متعدد احادیث میں باجماعت نماز کے وقت صفوں کو سیدھا اور درست رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس حکم کی خلاف ورزی یا اس چیز کا اہتمام نہ کرنے کے نقصان، انجام اور نتیجہ سے بھی آگاہ فرمایا ہے۔ چنانچہ جلیل القدر صحابی حضرت ابومسعود ؓ کہتے ہیں:

**کان رسول اللہ ﷺ یمسح منا کبنا فی الصلوٰۃ ویقول استووا، ولا تختلفوا، فتختلف قلوبکم.**

(مسلم، الصحیح، کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف ۱: ۱۸۱)

"اللہ کے رسول ﷺ ہمارے کندھوں کو چھوتے اور فرمایا کرتے تھے: برابر سیدھے کھڑے ہو اور کجی اختیار نہ کرو، ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہوجائے گا۔"

اسی طرح پہلی صف مکمل کیے بغیر دوسری میں کھڑے ہونے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرہ ؓ اپنے حوالے سے کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس (مسجد میں) پہنچا تو آپ ﷺ اس وقت رکوع میں تھے، میں بھی (رکعت پانے کی تمنا میں) صف کے پیچھے ہی (نماز کی نیت کرکے) رکوع میں چلا گیا۔ پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صف میں آکر مل گیا۔ نماز کے بعد میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنا یہ ماجرا بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

**زادک اللہ حرصاً ولا تعد.** (بخاری، الصحیح، کتاب الاذان، باب اذا رکع دون الصّف، ۱: ۱۰۸)

"اللہ تمہاری (نیکی اور عبادت میں) اس حرص میں اضافہ فرمائے مگر آئندہ ایسا نہ کرنا۔"

مذکورہ روایت اور اس قسم کی دوسری روایات سے استدلال کرتے ہوئے بعض فقہاء نے صفوں سے پیچھے اکیلے کھڑا ہونا مکروہ قرار دیا ہے جبکہ بعض نے اعادے کا حکم دیا ہے۔ البتہ اگر اگلی صف میں خالی جگہ نہ ہو تو مکروہ نہیں ہوگا کیونکہ اس وقت وہ معذور ہوگا لہذا ضرورۃ اس کا اکیلے کھڑا ہونا لازم ہوگا اور مناسب ہے کہ اگر اگلی صف میں کوئی خالی جگہ نہ ہو تو کسی دوسرے آنے والے شخص کا انتظار کرے تاکہ وہ اس کے ساتھ مل کر صف بناسکے لیکن اگر کوئی آنے والا شخص نہ ہو اور اسے رکعت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو وہ اگلی صف میں سے کسی ایسے شخص کو پیچھے کھینچ لے جو صاحبِ علم اور بااخلاق ہو تاکہ وہ اس سے الجھ نہ پڑے اور اگر صف میں کوئی ایسا آدمی نظر نہ آئے تو اکیلا ہی صف کے پیچھے کھڑا ہوجائے۔ (ترمذی، جامع الترمذی، باب ماجاء فی الصلوۃ خلف الصّف وحدہ، ۱: ۱۵۶، رقم ۲۰۰۔۲۱۱)

## ۲۔ نماز کو خوبصورت بنانے کا حکم

احادیثِ مبارکہ میں پورے اطمینان و سکون سے نماز پڑھنے کی تاکید و تلقین کی گئی ہے کہ نماز کے دوران خشوع و خضوع اور اللہ کی طرف پوری توجہ چونکہ قبولیتِ نماز کی شرط ہے اور یہ ایک قلبی فعل اور باطنی کیفیت ہے جسے ناپا اور تولا نہیں جاسکتا۔ اس لیے ارکانِ نماز کی ادائیگی میں وقار، سکون اور اطمینان کے اہتمام کو جسے فقہاء کی اصطلاح میں "تعدیلِ ارکان" کہا جاتا ہے، خشوع وخضوع کا قائم مقام قرار دیتے ہوئے قبولیتِ نماز کی شرط قرار دیا گیا ہے اور یہ شریعت کا مستقل قاعدہ و ضابطہ ہے کہ جو امر کسی حکمِ شرعی کا ذریعہ و سبب ہو تو اس کا حکم وہی ہوگا جو اس حکمِ شرعی کا ہوتا ہے۔

نماز میں رکوع، سجود اور دیگر ارکان کی جان چھڑانے اور سر سے بوجھ اتارنے والے انداز میں ادائیگی اور مذکورہ سنت طریقہ یا ہدایتِ نبوی کے مطابق پوری طرح رکوع وسجود نہ کرنا نماز کی مشقت اٹھانے کے باوجود نماز نہ پڑھنے کے مترادف (فاسد) ہے۔

## ۳۔ لمبی نماز پڑھانے پر حضور ﷺ کا اظہارِ ناراضگی

کسی کام میں صرف اپنے ذوق، اپنی پسند، اپنے مزاج اور اپنی چاہت و خواہش کو مدنظر رکھنا اور اس روش کے باعث دوسرے لوگوں کو مشقت اور تنگی میں ڈالنا یا ان کے لیے مشکل پیدا کرنا بھی یقیناً اچھے اور احسن عمل کے زمرے میں نہیں آتا۔ اس لیے نبی رحمت ﷺ نے ایسا کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اسلام کے اندر نماز کی جو اہمیت، تاکید اور عظمت و شان ہے، وہ کسی بھی مسلمان پر مخفی نہیں۔ اس اہم عبادت کے اندر اللہ کریم نے جو دینی، دنیوی، معاشرتی، اخروی اور روحانی فوائد و برکات رکھے ہیں، وہ بھی اہلِ علم جانتے ہیں مگر اس کے باوجود اتنی بڑی ضروری عبادت میں بھی نبی رحمت ﷺ نے احسن انداز کی تعلیم دیتے ہوئے لوگوں کی لازمی حاجات اور بشری کمزوریوں کو مدنظر رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

**اذا ام (او صلی) احدکم الناس فلیخفف فان فیهم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض فاذا صلی وحدہ فلیصل کیف شاء.** (بخاری، الصحیح، کتاب الاذان، باب اذا صلی لنفسہ فلیطول ماشاء، ۱: ۹۷)

"جب تم میں سے کوئی ایک لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پھلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں بچے، بوڑھے، کمزور اور

مریض لوگ ہوتے ہیں، ہاں جب اکیلے پڑھے تو جس طرح اس کا جی چاہے پڑھے۔''

اسی طرح حضرت معاذ بن جبل ﷺ کا اپنا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب مجھے یمن بھیجا تو بطورِ خاص ہدایت فرمائی کہ اے معاذ! جب سردی کا موسم ہو تو فجر کی نماز اندھیرے (اول وقت) میں پڑھایا کرنا اور اس میں اتنی ہی لمبی قرأت کرنا جتنی سننے کی نمازیوں میں طاقت ہو اور ان کی برداشت سے زیادہ لمبی قرأت کرکے نمازیوں کو اکتاہٹ میں مبتلا نہ کردینا پھر جب گرمی کا موسم آئے تو فجر کی نماز اچھی طرح روشنی آنے پر پڑھانا کیونکہ گرمیوں میں رات چھوٹی ہوتی ہے اور لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں، لہذا انہیں اتنی مہلت ضرور دینا کہ وہ جماعت میں شامل ہوسکیں۔ (اصبہانی، ابوالشیخ عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان، اخلاق النبی و آدابہ ص۱۰۲)

زائرین کی حاجات کے سلسلے میں آپ ﷺ کی فکر مندی اور ان کے فوری طور پر پورا کرنے کے اہتمام کے حوالے سے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ مستقل معمول تھا کہ ''اگر کوئی آدمی بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوتا اور آپ ﷺ اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو اس کی آمد پر اپنی (محبوب ترین چیز) نماز کو مختصر فرمادیتے اور آنے والے سے اس کی حاجت دریافت کرتے۔ جب اس کی حاجت سے فارغ ہوجاتے تو دوبارہ نماز کی نیت باندھ لیتے۔ (حلبی، سیرت حلبیہ، ۳: ۴۴۹)

## ۴۔ جماعت میں سکون واطمینان سے شامل ہونے کا حکم

کسی بھی کام میں جلد بازی، ہنگامہ آرائی اور دوڑ بھاگ کر کے انجام دہی سے وہ کام تسلی بخش نہیں ہوتا۔ نماز کا بھی یہی معاملہ ہے۔ جماعت ہورہی ہو اور امام رکوع میں چلا جائے تو بعض لوگ دوڑ کر رکعت پالینے کی کوشش کرتے ہیں۔ نبی رحمت ﷺ نے اس موقع پر بھی اطمینان وسکون کا مظاہرہ کرنے کی ہدایت کی اور دوڑ کر شامل ہونے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو قتادہ ﷺ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (آپ کی اقتداء میں) نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کے تیز چلنے، حرکت کرنے اور ان کے بولنے کی آواز سنی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اس آواز کی وجہ پوچھی۔ صحابہ نے عرض کیا: ہم جماعت میں شامل ہونے کے لیے جلدی کررہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو، جب نماز کے لیے آؤ تو تمہارے اوپر سکون سے چلنا لازم ہے۔ اس طریقے سے جو رکعتیں پالو، وہ پڑھ لو اور جو رکعت رہ گئی، اسے (سلام کے بعد) پورا کرلو۔ (بخاری، الصحیح، کتاب الاذان، باب قول الرجل فاتتنا الصلوۃ، ۱: ۸۸)

## ۵۔ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھنے کی ہدایت

پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے وقت انسان جتنی ذہنی کوفت، قلق، پریشانی اور جسمانی تکلیف محسوس کرتا ہے، وہ کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ یقیناً اسی لیے معلم انسانیت نے قضائے حاجت کے بعد اس ذہنی و بدنی پریشانی کے دور ہونے اور راحت وسکون ملنے پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ آپ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو فرماتے: غفرانک ''اے اللہ میں تجھ سے اس نعمت پر کماحقہ شکر ادا نہ کرسکنے کی کوتاہی پر مغفرت چاہتا ہوں۔'' (ابوداؤد، السنن، کتاب الطہارۃ، باب مایقول الرجل اذا خرج من الخلاء، ۱: ۱۶، رقم ۳۰)

قضائے حاجت کے تقاضا کی صورت میں نماز پڑھنے کے دوران مطلوبہ خشوع وخضوع، اطمینان، سکون اور توجہ الی اللہ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوسکتا۔ اس لیے نبی رحمت ﷺ نے نماز سے پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہونے کی تلقین فرمائی ہے جو اعمال میں حُسن پیدا کرنے اور انھیں احسن انداز میں انجام دینے کی ایک صورت ہے تاکہ آدمی اطمینان وسکون سے نماز پڑھ سکے۔

عبداللہ بن محمد کا کہنا ہے کہ ہم لوگ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ﷺ کہ پاس تھے کہ آپ ﷺ کے پاس کھانا لایا گیا۔ اس وقت قاسم (بن محمد) نماز پڑھنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کھانے کی موجودگی میں (جبکہ بھوک لگی ہو) آدمی نماز نہ پڑھے۔ اسی طرح اس وقت بھی نماز نہ پڑھے جب وہ پیشاب و پاخانہ کو روکے ہوئے ہو۔ (ابوداؤد، السنن،

کتاب الطہارۃ، باب یصلی الرجل وھو حاقن، ۱: ۲۳، رقم ۸۸)

## ۶۔ وعظ و عبادت میں لوگوں کی نشاطِ طبع کا لحاظ

ایک انسانی معاشرے میں چھوٹے بڑے لوگوں کو مسلسل وعظ و نصیحت اور تذکیر کی ضرورت، اہمیت اور افادیت چنداں محتاجِ بیان نہیں۔ یہی وعظ و نصیحت ہے جو اگر پیشہ وارانہ کی بجائے اخلاصِ نیت اور سامعین کی سچی خیر خواہی و ہمدردی کے جذبہ سے ہو تو پتھر دل بھی موم ہوجاتے اور اثر قبول کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔

حضور اکرم ﷺ کی اسی مخلصانہ، خیر خواہانہ، ہمدردانہ اور درد و غم اور فکرِ امت میں ڈوبی ہوئی مجالسِ وعظ نے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں میں انقلاب بپا کیا تھا اور انہیں بتوں کے آستانوں سے ہٹا کر رب کے آستانے پر جھکادیا تھا اور معصیت، جہالت اور گمراہی سے ہٹا کر راہِ راست اور آسمانِ ہدایت کا ستارہ بنادیا تھا۔

وعظِ نبوی کی اتنی اہمیت اور اتنی افادیت کے باوجود نبی اکرم ﷺ روزانہ وعظ نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ مجلسِ وعظ کبھی کبھار ہوتی تھی۔ یہ محض اس لیے تھا کہ لوگ روزانہ وعظ سن کر کہیں ملول خاطر نہ ہوجائیں۔ کیونکہ اصولی اور طبعی لحاظ سے عبادت ہو یا حصولِ علم دونوں کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اس کے لیے ہشاش بشاش اور تازہ دم ہو اور اکتاہٹ کا شکار نہ ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں عبادت اور حصولِ علم کا خاطر خواہ فائدہ ممکن نہیں۔ اس لیے نبی رحمت ﷺ کو اس انسانی نفسیات کا بڑا خیال تھا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

**کان النبی ﷺ یتخولنا بالموعظۃ فی الایام کراھۃ السامۃ علینا.** (بخاری، الصحیح، کتاب العلم، باب ما کان النبی یتخولھم بالموعظۃ والعلم، ۱: ۱۶)

’’نبی پاک ﷺ روزانہ وعظ میں ہماری رعایت فرمایا کرتے تھے، یعنی ہمارے ملول خاطر ہوجانے کے اندیشہ سے روزانہ وعظ نہیں فرمایا کرتے تھے۔‘‘

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضور ﷺ کے ساتھ جو والہانہ تعلق خاطر تھا، اس کی بنا پر وعظ نبوی سے اکتا جانے کا امکان نظر نہیں آتا مگر اس کے باوجود حضور ﷺ کا ایسا فرمانا محض صحابہ پر شفقت اور تعلیمِ امت کے لیے تھا کہ آگے چل کر وعظ کے شوقین واعظین روزانہ وعظ کو کہیں فرض ہی نہ سمجھ لیں اور یوں امت مشکل میں نہ پڑ جائے۔ کیونکہ کوئی بھی عبادت اور نیکی اس وقت تک ہی صحیح معنوں میں نیکی ہے جب تک کہ اس میں ذوق، شوق اور چاہت ہو۔

وعظ و نصیحت کے علاوہ نماز و عبادت تک میں نبی رحمت ﷺ کو لوگوں کی نشاطِ طبع کا کتنا خیال تھا اس کا اندازہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس چشم دید واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ:

’’ایک مرتبہ نبی رحمت ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک رسی دو ستونوں کے درمیان بندھی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ رسی کیسی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یہ رسی سیدہ زینت رضی اللہ عنہا کی ہے جب وہ (رات کو) نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتی ہیں اور کھڑی نہیں ہوسکتیں تو اس رسی کے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ یہ سن کر نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: اس رسی کو کھول دو۔ ہر آدمی اس وقت تک نماز پڑھے (عبادت کرے) جب تک اس کی نشاطِ طبع بھی ہو، جب تھک جائے تو سو جائے۔‘‘ (بخاری، الصحیح، کتاب التہجد، باب ما یکرہ من التشدد فی العبادۃ، ۱: ۱۵۴)

اسی طرح سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

**اذا نعس الرجل وھو یصلی فلینصرف لعلہ یدعو علی نفس وھو لا یدری.** (نسائی، السنن، کتاب الطہارۃ، باب النعاس، ۱: ۴۸، رقم: ۱۶۲)

’’آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے جب اونگھ آنے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ (اپنے بستر کی طرف) لوٹ جائے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ (اونگھ میں) اپنے آپ کو لاعلمی میں بد دعا ہی دے رہا ہوں۔‘‘

حضرت عبداللہ (بن مسعود) کا قول ہے:

**ان للقلوب نشاطاً واقبالاً وان لھا تولیۃ وادباراً فحدثوا الناس ما اقبلوا علیکم.** (الدارمی، سنن الدارمی، باب من کرہ ان یمل الناس، ۱: ۱۱۹)

’’بے شک (لوگوں کے) دلوں پر بعض اوقات ہشاش بشاش اور پوری طرح متوجہ ہونے کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور بعض اوقات ان پر اعراض اور عدمِ توجہ کی حالت طاری

ہوتی ہے۔ لہذا تم لوگوں سے اسی وقت تک بات چیت کرو (بیان کرو) جب تک وہ تمہاری طرف متوجہ ہوں۔‘‘

## ۷۔ بلا ضرورت بلند آواز سے ذکر اذکار کی ممانعت

تکبیر (اللہ اکبر) کی صدا بلند آواز سے لگانا یا اونچی آواز میں تلاوت قرآن مجید اور ذکر اذکار کرنا اگرچہ فی نفسہ شرعاً جائز ہے مگر اس بلند آوازی سے اگر دوسرے لوگوں کی عبادت، آرام اور توجہ میں خلل پڑتا اور دوسروں کے لیے اذیت کا باعث بنے تو منع ہے۔

حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو اس دوران (ایک مرتبہ) آپ ﷺ نے لوگوں کو بلند آواز سے قرأت کرتے سنا تو آپ نے پردہ ہٹایا اور فرمایا:

**الا ان کلکم مناج ربه فلا یوذین بعضکم بعضا ولا یرفع بعضکم علی بعض فی القرأة او قال فی الصلوة.** (ابوداؤد، السنن، کتاب الصلوۃ، باب فی رفع الصوت بالقرأۃ فی الصلوۃ اللیل، ۱: ۱۹۷، رقم ۱۳۳۹)

’’خبردار! تم میں ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کرنے والا ہے تو تم میں سے کوئی ایک دوسرے کو اذیت نہ پہنچائے اور کوئی دوسرے پر قرأت میں آواز بلند نہ کرے یا فرمایا نماز میں دوسرے پر آواز بلند نہ کرے۔‘‘

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (ایک مرتبہ) اللہ کے رسول ﷺ کے ہمراہ تھے تو جب ہم کسی وادی پر جھانکتے تو لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھتے اور تکبیر (اللہ اکبر) کہتے اور اس کے ساتھ ہی ہماری آوازیں بلند ہوجاتیں تو یہ دیکھ کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

**یایها الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لاتدعون اصم ولا غائباً انه معکم انه سمیع قریب.** (بخاری، الصحیح، کتاب الجهاد، باب یا یکره من رفع الصوت فی التکبیر، ۱: ۴۲۰)

’’اے لوگو! ٹھہرو بے شک تم کسی بہرے کو نہیں پکار رہے اور نہ غائب کو، بے شک وہ تمہارے ساتھ ہے اور بلاشبہ وہ بہت سننے والا اور (شاہ رگ سے بھی زیادہ تمہارے) قریب ہے۔‘‘

اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے حنفی فقیہ اور محدث ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے:

**ویسن الا اسرار فی سائر الاذکار ایضاً.** (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب الذکر بعد الصلوۃ، ۲: ۳۵۷)

’’اور تمام اذکار میں بھی اخفاء مسنون ہے، (سوائے تلبیہ اور تکبیراتِ تشریق وغیرہ کے)۔‘‘

اسی طرح امام ابو حنیفہ اور دیگر حنفیؒ فقہاء نے بھی سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۵۵ (**اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً**۔ اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے پکارو) سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آہستہ آواز سے ذکر کرنا ہی مسنون اور اصل ہے۔ (ابوبکر علاؤالدین، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ۱: ۶۲۱)

زیر بحث مسئلے میں فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خانؒ کے درج ذیل فتوی کا مطالعہ بھی مفید ہوگا۔ فرماتے ہیں:

’’جہاں کوئی نماز پڑھتا ہو یا سوتا ہو کہ با آواز پڑھنے سے اس کی نماز یا نیند میں خلل آئے گا، وہاں قرآن مجید و وظیفہ ایسی آواز سے پڑھنا منع ہے (حتی کہ) مسجد میں جب اکیلا تھا اور با آواز پڑھ رہا تھا تو جس وقت کوئی شخص نماز کے لیے آئے تو فوراً آہستہ ہوجائے۔‘‘ (فتاویٰ رضویہ، ۸: ۱۰۰)

## خلاصہ کلام

حضور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ سے یہ امر واضح ہوا کہ باجماعت نماز کے وقت صفوں کی درستگی، صفوں کا سیدھا ہونا، نمازیوں کا ایک دوسرے کے قریب قریب کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا، درمیان میں خلا نہ چھوڑنا، پہلے پہلی صف کو پھر دوسری، تیسری اور بعد کی صفیں پُر کرنا، اسی طرح ہدایت نبوی ﷺ کے مطابق کسی نماز کے آگے سے نہ گزرنا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوجائے، ان چیزوں کی جہاں ایک معنوی برکت ہے (جیسا کہ اوپر کی احادیث میں) اشارہ کیا گیا۔ وہاں اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ چیز ظاہری اعتبار سے خوبصورتی، دلکشی اور نظم و ضبط کا ایک عمدہ مظہر بھی ہے۔

❁❁❁❁❁

# صوفیاء کرام کی تعلیماتِ امن

اسلام ''سلم'' سے ہے جس کا معنی سلامتی، ایمان ''امن'' سے ہے جس کا معنی سکون ہے

صوفیاء کی پہچان ان کی سادگی، مساوات، محبت، عجز و انکساری اور ذات کی نفی تھی

ڈاکٹر محمد اکرم رانا

اسلام کی تعلیمات کا مرکز و محور امن و سلامتی ہے۔ تعلیماتِ اسلام کے مطابق یہ امن و سلامتی صرف مومنین اور مسلمانوں ہی کے لیے مختص نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی تمام مخلوق کو امن و سلامتی فراہم کرنا اسلام کا تقاضا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے ارشاد فرمایا:

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ۔

''اور اگر مشرکوں میں سے کوئی بھی آپ سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دے دیں تاآنکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر آپ اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دیں، یہ اس لیے کہ وہ لوگ (حق کا) علم نہیں رکھتے۔'' (التوبہ:٦)

اسلام ''سلم'' سے ہے جس کا معنی سلامتی ہے اور ''ایمان'' ''امن'' سے ہے، جس کا معنی امن و سکون ہے۔ اللہ رب العزت نے نبی آخرالزماں ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو سراپا رحمت و سلامتی قرار دیا۔ آپ ﷺ کی سیرت مطہرہ کے ہر گوشے میں ہمیں رحمت و سلامتی کا رنگ غالب نظر آتا ہے۔ آج کے اس پرفتن دور میں اگر ہم دنیوی و اخروی کامیابی کے طالب ہیں تو ہمیں بھی امن، سکون، رحمت، شفقت اور سلامتی کی صفات سے متصف ہونا ہوگا۔ جو لوگ اسلام کی تعلیماتِ امن پر کماحقہ عمل پیرا ہوجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے اپنا تعلقِ ولایت قائم فرمالیتا ہے اور انہیں اپنا دوست (اولیاء اللہ) قرار دیتا ہے۔ بالفاظِ دیگر جو لوگ اس کے دوست ہوجاتے ہیں وہ نہ صرف خود امن و سکون میں آجاتے ہیں بلکہ چشمۂ امن و سلامتی بن جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کے قریب آنے والے اور ان سے نسبت رکھنے والے امن و سلامتی کی بارش سے سیراب ہوتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اولیاء اللہ اور صوفیاء کرام امن و سلامتی کی تعلیمات کے ذریعے لوگوں کے احوال تبدیل کرنے پر بھی قادر ہوجاتے ہیں۔

اشاعتِ اسلام، ترویجِ اخلاق اور بقائے امن و سلامتی کے سلسلے میں صوفیاء کرام کی خدمات نہ صرف اہم اور قابلِ قدر ہیں بلکہ مایوسی کے اندھیروں میں امتِ مسلمہ کے لیے ایک روشن نشانِ منزل ہیں۔ کسی بھی دور کا مفکر و مصلح ان صوفیاء و صالحین کی تعلیمات سے بے نیاز نہیں ہوسکتا کیونکہ ان کے افکار اور تعلیمات انسانیت پروری اور انسانیت سازی کے لیے ہوتی ہیں۔ ان میں تعصب نہیں بلکہ وسعت ہوتی ہے۔

## صوفیاء امن کے حقیقی سفیر ہیں

آج کے پُرفتن حالات میں تعلیماتِ صوفیاء کے چراغ روشن کرنے کی ضرورت ہے۔ صوفیاء کی سادگی، مساوات، محبت، عجز، انکساری اور اپنی ذات کی نفی ہی ان کا طریقہ اور پہچان تھی۔ جملہ صوفیاء جنہوں نے اپنے اخلاق و عادات سے

☆ ڈین فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز منہاج یونیورسٹی لاہور

معاشرے کے افراد کی تربیت کی اور معاشرہ کو امن، رواداری، مساوات، اخوت اور مواخات کے ڈھانچے میں ڈھالے رکھا، یہ تمام علم لدنی کے حامل ہوتے ہیں۔ اللہ کے یہ بندے اللہ سے قرب رکھتے ہیں اور قربِ الٰہی ان کا مشرب ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ (نقشبندی سلسلہ کے پیشوا) سمندر میں سیپ کی مثال دیتے ہیں کہ کس طرح سیپ رحمت کے قطرے کی خاطر ساری زندگی بیتاب گزارتی ہے۔ حالانکہ سمندر پانی سے بھرا پڑا ہے اور اس کی حدود کا بھی اس سے تعین نہیں ہوتا مگر وہ اُس رحمت کے قطرہ کی خاطر پرامید زندگی گزارتی ہے اور کبھی ادھر اُدھر نہیں جھانکتی، اسے انتظار ہے تو بس اس رحمت کے قطرے کا، جسے وہ حاصل کرکے گوہر نامدار یعنی موتی کو پیدا کرتی ہے۔ بعینہ صوفی معرفت کی دنیا حاصل کرکے آسودگی و راحت حاصل کرتا ہے۔

صوفیاء آہ و زاری کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اس لیے کہ آہ و زاری میں جتنی لگن اور تڑپ ہوگی، اتنی ہی قبول ہوگی۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم بظاہر رو رہے ہوتے ہیں مگر ہمارا دل بے چین ہی نہیں ہوتا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور کہا کہ اس کا بیٹا گم ہوگیا ہے اور مل نہیں رہا، دعا کریں۔ جنید بغدادیؒ نے دعا کی، مگر بیٹا نہ ملا۔ وہ خاتون دو تین دن مسلسل آتی رہی، دعا کا کہتی رہی، آپ دعا کرتے رہے مگر اس کا بیٹا نہ ملا۔ چوتھے دن حضرت جنید بغدادیؒ نے دعا کی تو اس عورت کا بیٹا مل گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اس عورت کی آہ و زاری آج دیکھی۔ اس میں وہ تڑپ تھی کہ آج اگر بیٹا نہ ملا تو وہ فوت ہوجائے گی۔ یعنی کچھ حاصل کرنے کے لیے تڑپ اور لگن بہت ضروری ہے۔

صوفی ہونا ایک خاص مشرب اور راستہ ہے۔ جس کا خلاصہ ہر کسی کو گلے لگانا ہے۔ صوفی کسی کا مسلک و مذہب نہیں پوچھتا۔ وہ یہ نہیں پوچھتا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ دولت مند ہو، یا غریب ہو؟ دوست ہو یا نہیں؟ رشتہ دار ہو یا نہیں؟ پیر سے متعلق ہو یا بے مرشد؟ شاہ عبداللطیف بھٹائی کہتے ہیں:

''اے میرے پیارے! مجھے یاد کرتے ہوئے اگر کبھی تو آجائے تو میں آنکھوں کی پلکیں تیرے قدموں کے تلے بچھادوں۔ اے میرے پیارے! اے میرے دوست! جو گھر کو چھوڑ کر تم یہاں آئے ہو، واللہ آپ کا آنا مجھ گنہگار کے لیے اتنی بڑی چیز ہے، اتنی بڑی خوشی ہے، اتنا بڑا اعزاز ہے کہ میں اگر کمر بستہ ہوکر پوری زندگی ایک غلام کی مانند آپ کا پانی بھرتا رہوں تو اس سے بڑھ کر میرے لیے کوئی نعمت نہیں ہوسکتی۔''

صوفیاء کرام نے امن، سلامتی اور محبت کے رویے عام کرکے اپنے کردار سے لاکھوں لوگوں کی تقدیر بدل دی۔ اسلام کا تنگ نظری، انتہا پسندی اور دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ تو امن و سلامتی کا دین ہے۔ صوفیاء نے اپنے کردار سے لوگوں کو باطنی طہارت و پاکیزگی اور محبت و پیار عطا کیا اور انھیں ایثار کی دولت سے مالا مال کردیا۔

صوفیاء نے ہمیشہ انس و محبت اور برداشت کی تعلیم دی۔ خانقاہی نظام بنیادی طور پر ایسا تربیتی اور رہنمائی کا نظام تھا جس نے معاشرہ میں سکون، امن اور رواداری کو فروغ بخشا۔ بے شمار صوفیاء کرام نے اس طریقہ کار کی بدولت لوگوں میں محبتیں بانٹیں، لوگ شیر و شکر ہوگئے اور دیگر مذاہب سے بھی لوگ اسلام کی جانب کھنچے چلے آئے۔ اسی طرح انہوں نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے مراکز بھی قائم کیے۔ آج کا معاشرہ مادی اقدار کی طرف بڑھ رہا ہے لیکن صوفیاء کا پیغامِ امن ہمیں ایک مرتبہ پھر روحانیت کی طرف لاسکتا ہے۔

## اولیاء وصوفیاء کی فضیلت قرآن وحدیث کی روشنی میں

اولیاء وصوفیاء کے فضائل اور اعلیٰ صفات اور حسنِ اخلاق و کردار قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جابجا مذکور ہیں۔ ذیل میں چند فضائل درج کیے جارہے ہیں:

۱۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ. (یونس، ۱۰ : ۶۲، ۶۳)

''خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے۔''

یعنی اولیاء اللہ کی خوبی یہ ہے کہ وہ ایک طرف خوفِ دنیا سے بے نیاز ہوتے ہیں جبکہ دوسری طرف ظلم وستم سے پرہیز اور امن و امان کے داعی ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا میں ظلم و ستم کی تیز آندھیوں سے بچ کر محفوظ راستوں پر چلتے ہیں اور مخلوقِ خدا کو بھی اعتدال و متوازن راہ پر گامزن کرتے ہیں مگر جو لوگ ہدایت کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں اور بدامنی کا باعث بنتے ہیں، وہ ان سے الگ ہوجاتے ہیں۔

۲۔ اولیاء وصوفیاء کی صفات کو قرآن مجید میں ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے یوں بیان فرمایا:

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا. (الفرقان، ۲۵: ۶۳)

''اور (خدائے) رحمان کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں۔''

۳۔ اولیاء و صالحین وہ لوگ ہیں جو اذیت و تشدد کو کلیتًا حرام سمجھتے ہیں اور امن و محبت اور رواداری کی تلقین کرتے ہیں۔ جس کی رہنمائی انھیں قرآن مجید کی اس آیت سے ملتی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ. (البروج، ۸۵: ۱۰)

''بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دی پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے عذابِ جہنم ہے اور ان کے لیے (بالخصوص) آگ میں جلنے کا عذاب ہے۔''

۴۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اولیاء وصوفیاء کرام کو خیر و بھلائی کا خزانہ کہا ہے۔ حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

خیر (دراصل) خزانے ہیں اور ان خزانوں کو کھولنے کی چابیاں بھی ہیں۔ اس شخص کو مبارک ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر کی چابی بنادیا اور شر کو بند کرنے والا بنادیا۔ بربادی ہو اس شخص کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ نے شر کی چابی اور خیر کو بند کرنے والا بنادیا۔'' (ابن ماجہ، السنن، ۱/ ۸۷، رقم: ۲۱۵)

۵۔ صوفیاء و اولیاء دنیا میں اللہ رب العزت کی خشیت کے حامل ہوتے ہیں اور جو دنیا میں اللہ کا خوف اپنے ہر معاملہ میں پیشِ نظر رکھے تو اس کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نہایت قابلِ توجہ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن اکٹھے نہیں کروں گا۔ اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف رکھے گا تو میں اسے قیامت کے روز امن میں رکھوں گا اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے روز خوف میں مبتلا کروں گا۔''

(اخرجہ ابن حبان فی الصحیح، ۲/ ۴۰۶، الرقم: ۶۴۰)

۶۔ امنِ عالم کا ایک حسین تصور انسانیت کی خیرخواہی بھی ہے۔ اولیاء کرام اور صوفیاء عظام انسانیت کے خیرخواہ ہوتے ہیں۔ خیر خواہی کے اس جذبے کے پیشِ نظر وہ انسانیت کا تعلق رب تعالیٰ کی بارگاہ سے جوڑنے میں کوشاں نظر آتے ہیں۔ اس لیے کہ اس روّیے سے امن جنم لیتا ہے اور فتنہ وفساد کا قلع قمع ہوتا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بے شک اللہ کے محبوب ترین بندے (یعنی اولیاء اللہ) وہ ہیں جو لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت ڈالتے ہیں اور اس زمین پر (لوگوں کی) خیر خواہی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا فی الاولیاء، ۱/ ۵۳، الرقم: ۳۶)

۷۔ اولیاء وصوفیاء کرام کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ وہ دکھاوے اور شہرت سے پاک ہوتے ہیں بلکہ خود کو معاشرے کی گرد آلود فضا سے محفوظ رکھتے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندوں میں سے محبوب ترین، متقی اور خشیتِ الٰہی رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں۔ وہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ

ہیں۔‘‘ (اخرجہ الحاکم فی المستدرک، ۳/۳۰۳، الرقم: ۵۱۸۲)

۸۔ اولیاء و صوفیاء تقویٰ و پرہیزگاری کا نمونہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آقا ﷺ نے ان کو اپنی آل میں شامل فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آلِ محمد کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

’’تمام اہل تقویٰ (میری آل میں سے ہیں) اور پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنْ اَوْلِيَآئُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ؟

صرف متقین ہی اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں۔‘‘ (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۳/۳۳۸، الرقم: ۳۳۳۲)

۹۔ صوفیاء نے ہمیشہ قرآن و حدیث کو اپنے سینے سے لگایا اور اس آیت کی عملی تفسیر بن کر زندگی گزاری کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ.

’’اور میں نے جنّات اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریں۔‘‘ (الذاریات، ۵۱:۵۶)

صوفیاء سے زیادہ عبادت گزار کون ہوگا، عاجزی، انکساری، سادگی، اخوت، بھائی چارہ اور قرآن کی دیگر تعلیمات پر صوفیاء نے من وعن عمل کیا۔

جو بندہ قرآن و سنت یعنی شریعت پر عمل پیرا ہے وہ صحیح راستے پر ہے اور حق پر ہے۔ لہٰذا صوفی وہی ہے جو شریعت اور طریقت کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔ بزرگان دین کی زندگیاں حضور ﷺ کے اتباع میں گزرتی تھیں۔ اگر کوئی اپنی زندگی کا کوئی اور رخ رکھتا ہے تو وہ پھر صوفی نہیں اور نہ ہی ہمیں اس کے تصوف کی ضرورت ہے۔ اگر تصوف میں خرافات اور بدعات ہیں تو وہ تصوف نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ نے کفر کے اندھیروں میں روشنی کے چراغ جلائے، کشف المحجوب لکھ کر لوگوں کو باطنی طہارت سے آشنا کیا۔ آج بھی یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی کوئی ایسی بات نہیں جو بدعت ہو یا شریعت کے خلاف ہو۔ اسی لیے آپ کا پیغام آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہے جو امن و رواداری کا پیغام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت نظام الدین اولیاؒ ذکر فرماتے ہیں کہ جسے کوئی رہبر و رہنما یعنی پیر نہ ملے تو وہ کشف المحجوب کا مطالعہ کرلے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا: حضرت خرقہ کا ٹکڑا عطا فرمائیں تاکہ میں بھی کوئی مقام پالوں۔ آپؒ نے فرمایا: اگر تم بسطامی کی کھال بھی پہن لو تو تمہارے اندر کوئی تبدیلی نہیں آئے گی جب تک تم ارادہ و نیت درست نہ کرلو۔ اس لیے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے پاس شیطان آیا جس نے انسان کا روپ دھار رکھا تھا۔ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو نمازیں معاف کردیں۔ آپ نے فرمایا کہ استغفراللہ، یہ نمازیں اللہ کے پیغمبر اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاف نہیں ہوئیں تو مجھے کیسے معاف ہوسکتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ صوفیاء کا مذہب وہی ہے جو اسلام کی تعلیم ہے۔

تمام صوفیاء کی تعلیم شریعت کی پاسداری اور امن کی تعلیم ہے۔ جملہ صوفیاء و اولیاء نے اپنے پیروکاروں یا دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ بے رخی نہیں برتی بلکہ اُن کے در پر جو بھی آجاتا تو وہ بلاتفریق مذہب و نسل اور علاقہ و زبان ہر ایک کے لیے امن و سلامتی کا پیکر بنے رہتے اور ہر ایک کو نوازتے رہتے۔ آج کے اس پُرفتن دور میں اگر صوفیاء و اولیاء کی تعلیمات کو فروغ دیا جائے تو یہ معاشرہ جنت نظیر معاشرہ بن سکتا ہے اور زوال پذیر اخلاقی اقدار ایک مرتبہ پھر زندہ ہوسکتی ہیں۔

❁❁❁❁❁


«پیغامِ انسانیت»
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے خطابات
موضوع: فکرِ آخرت
ہر جمعرات اور جمعہ صبح 7 بجے
نیوٹی وی (NEO TV) پر

# اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ اور بین المذاہب ہم آہنگی

منہاج القرآن کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والی نئی کتاب ’’سیرتِ نبوی ﷺ کا اصل خاکہ‘‘ کے تناظر میں

حصہ: 3

محمد شفقت اللہ قادری کی خصوصی تحریر

مسلم ریاست میں نسبتاً قلیل تعداد میں موجود دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو اقلیتیں کہتے ہیں۔ اقلیتوں کو کسی بھی مسلم ریاست میں شہری ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔ اسلام ایک کامل دین ہے اور ریاست میں موجود اقلیتوں کے حوالے سے واضح قواعد و ضوابط رکھتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اقلیتوں (ذمیوں) اور دیگر غیر مسلم مذاہب کے لیے مناسب اور موثر حقوق کا تعین کیا گیا ہے۔ کسی بھی مسلم ریاست کے غیر مسلم شہریوں کے لیے شریعت کی اصطلاح میں ذمی کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا لغوی معنی ’’صاحب‘‘، ’’عزت دار مالک‘‘ کے ہیں۔

## بین المذاہب ہم آہنگی: اسلام کی امتیازی خصوصیات

بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لیے اسلام کی تعلیمات امتیازی حیثیت کی حامل ہیں۔ مذاہب کے مابین ہم آہنگی کی فضا برقرار رکھنا نہ صرف اسلامی ممالک بلکہ جملہ مغربی ریاستوں کی ذمہ داری بھی ہے تاکہ آئے دن توہین رسالت اور فرضی خاکوں کی جسارت جیسی قانون شکنی نہ ہو جس سے مذہبی ہم آہنگی کی فضا متاثر ہو اور بین المذاہب ہم آہنگی کا عالمگیر فقدان پیدا ہو جائے۔ اس حوالے سے بین الاقوامی سطح پر قواعد وضوابط اور قانون موجود ہے، تاہم ان پر موثر عملدرآمد کی ضرورت ہے۔

ذیل میں اسلامی تعلیمات کی ان امتیازی خصوصیات کا ذکر کیا جارہا ہے جو بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لیے کلیدی اہمیت کی حامل ہیں:

### ۱۔ تبدیلی مذہب میں جبر سے گریز

قانونی تقاضا ہے کہ کسی اقلیتی گروہ یا مذہب کے نمائندگان کو ریاست کسی جبر و دھونس سے تبدیلیٔ مذہب پر مجبور نہ کرے۔ اس امر کی شرعی و قانونی اجازت نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیمات اس حوالے سے واضح ہیں۔

### ۲۔ غیر مسلموں کو اپنی مذہبی عبادت کی اجازت ہونا

اسلامی ریاست میں جملہ غیر مذاہب کے پیروکاروں کو کھلے عام اپنی عبادت گاہوں میں مذہبی آزادی کے ساتھ اپنی عبادت کی اجازت ہے بلکہ اسلامی ریاست کے قانونی تقاضے ہیں کہ اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی جائے۔ اس کے برعکس تاریخی پس منظر میں دیکھیں تو تاریخ میں ایسے سیاہ اوراق بھی ملیں گے کہ اندلس میں مسلمانوں کے اقتدار کے خاتمے کے بعد مساجد کو گرجا گھروں میں تبدیل کیا گیا۔۔۔ مسلمانوں کی مذہبی کتب کو جلادیا گیا۔۔۔ اسی طرح روس کے کمیونسٹ انقلاب کے بعد مذہب مخالف اقدامات کیے گئے۔۔۔ شمالی کوریا، رومانیہ، البانیہ اور کمبوڈیا میں اشتراکیت نے مذہب پر پابندی کے اقدامات کیے اور اہلِ مذہب سے غیر انسانی سلوک روا رکھا گیا۔۔۔ چین میں عبادت گاہوں کو بند کرنے کے شواہد بھی ہیں اور چند جگہوں پر مسلمانوں کی عبادت پر پابندی بھی لگائی گئی ہے۔ یہ قابلِ اعتراض قانونی اور ریاستی اقدامات بین المذاہب

☆ سینئر ریسرچ اسکالر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، لاہور

ہم آہنگی میں رکاوٹ ہیں۔ اسلام تو ہر حال میں دیگر مذاہب کو مذہبی آزادی دینے پر عمل پیرا ہے۔ تاہم دیگر غیر مسلم ریاستیں بھی خیر سگالی اور بین الاقوامی رواداری کا ثبوت فراہم کریں۔

بین الاقوامی کمیشنز کو چاہیے کہ بین الاقوامی قوانین پر موثر عمل درآمد کروائیں، یہ ان کے ممالک کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔

## ۳۔ قانونی مساوات اور رواداری

اسلامی ریاست کے غیر مسلم شہریوں کو قانونی لحاظ سے اہلِ اسلام کے ساتھ مساوات اور برابری حاصل ہے۔ بیہقی کی روایت کے مطابق دور نبوی ﷺ میں ایک مسلمان نے اہلِ کتاب کے فرد کو قتل کیا تو سید عالم ﷺ نے قصاص میں اس مسلمان کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور بدلے میں قتل کی سزا دی گئی۔

## ۴۔ غیر مسلم شہریوں کے جان و مال کا تحفظ

جس طرح ایک مسلم ریاست مسلم شہریوں کی جان و مال کے تحفظ کی ذمہ دار ہے بالکل اسی طرح وہ اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت کی بھی ذمہ دار ہے۔

## ۵۔ معاشرتی وتمدنی اور تہذیبی و ثقافتی آزادی

مسلم ریاست میں بسنے والی اقلیتوں کو ان کے مذہب کے مطابق معاشرتی، تمدنی، تہذیبی اور ثقافتی آزادی حاصل ہے۔ وہ پوری طرح اپنی رسومات، رواج اور اپنے مذہبی اعتقادات کے مطابق نکاح وطلاق کے معاملات میں آزاد ہیں۔

## ۶۔ غیر مسلم شہریوں پر زیادتی اور ظلم کی قطعی ممانعت

اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کی حفاظت حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں قائم ہونے والی پہلی اسلامی ریاست کے پہلے سربراہ تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار جس نے کسی معاہد (ذمی) پر ظلم کیا یا کسی کے حق میں کمی کی، کوئی اور زیادتی کی تو یاد رہے کہ میں قیامت کے روز اس ذمی کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔

غیر مسلم شہری بھی معاہدین کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ وہ جذیہ ادا کرکے حفاظت کے طور ریاستی تحویل میں ہیں۔

## ۷۔ کسی معاہد کا ناحق قتل کرنا

ارشاد رسول ﷺ ہے کہ جس نے کسی معاہد غیر مسلم ذمی کو ناحق قتل کردیا، وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کے فاصلے سے پالی جاتی ہے۔

پس ریاستی قانون کے مطابق کسی غیر مسلم کو ناحق قتل کرنے والا قابلِ سزا ہوگا اور مقتول کے ورثاء کو قصاص یا دیت کا پوری طرح حق ہوگا۔

## ۸۔ غیر مسلم شہریوں کے معاشی حقوق کا تحفظ

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو پوری معاشی آزادی حاصل ہے، انھیں ہر قسم کے کاروبار کرنے کی اجازت ہے۔ صنعتیں لگانے اور زراعت کرنے کی بھی اجازت ہے۔ الغرض ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے کوئی بھی معاشی پیشہ اختیار کرسکتے ہیں مگر ایسے کاروبار کرنا ممنوع ہے جو اسلامی ریاست کی ملکی معیشت کے لیے نقصان دہ ہو، خواہ اقلیتوں کے مذہب میں جائز بھی ہو مگر پھر بھی انہیں اجازت نہیں۔

## ۹۔ غیر مسلم شہریوں کو حاصل حقِ کفالت

مسلم ریاست میں مسلم شہری کی طرح غیر مسلم کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ اس کے ضعیف یا معذور ہونے پر اسلامی ریاست اس کی پوری طرح کفالت کرے۔

## ۱۰۔ غیر مسلم شہریوں کے سیاسی حقوق

اسلامی ریاست میں غیر مسلم باشندوں کو ووٹ ڈالنے اور ووٹ کے ذریعے اپنے نمائندوں کے انتخاب کا بھی حق حاصل ہے۔ اسلامی حیثیت کے حامل چند عہدوں کے علاوہ دیگر عہدوں پر اقلیتوں کا تقرر بھی ہوسکتا ہے۔ اسی طرح کا معاہداتی سمجھوتہ مسلم ریاست کے شہریوں کے لیے غیر مسلم ریاستوں میں بھی موجود ہے۔

## ۱۱۔ اسلامی ریاست میں اقلیتوں پر قانونی پابندی

یہ درست ہے کہ اسلامی ریاست میں اگرچہ اقلیتوں کو بہت سے حقوق حاصل ہیں تاہم ان پر یہ پابندی بھی عائد ہوگی کہ وہ اپنے حقوق کے استعمال میں کوئی بھی ایسا اقدام نہ اٹھائیں کہ جو مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث بنے اور یہی

احترامِ قانون اسلامی ریاست کے باشندوں پر بھی لاگو ہے کہ غیر ممالک میں رہتے ہوئے ان کے قوانین کا احترام کریں اور ان کے مذہبی شعار کا بھی احترام لازم ہے۔

## ۱۲۔ آئین پاکستان: غیر مسلم شہریوں کو حاصل حقوق

پاکستان کے آئین کے مطابق اقلیتوں کو مکمل جانی اور مالی تحفظ حاصل ہے۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل 36 کے مطابق اقلیتوں کے حقوق متعین ہیں اور سرکاری ملازمتوں میں مخصوص کوٹہ مختص ہے۔

## اہلیانِ مغرب کا اعتراف

اسلامی ریاست میں اقلیتوں سے باہمی تعلقات کی بابت پروفیسر آرنلڈ نے اعتراف کیا ہے کہ مسلمان حکومتوں نے رواداری کا جو نظریاتی اسلامی رویہ اقلیتوں کے لیے اپنایا ہے اس کی نظیر یورپ کی حالیہ تاریخ میں نہیں ہے بلکہ ایسے ممالک جہاں مسلمان ایک طویل عرصے تک حکمرانی کرتے رہے ہیں، وہاں عیسائیوں کا عزت کے ساتھ رہنا ہی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مسلمان حکمرانوں کا رویہ من حیث المجموعی رواداری پر مبنی تھا۔

## بین المذاہب ہم آہنگی کے فقدان کے اسباب

بین المذاہب ہم آہنگی کے فقدان میں بڑی وجوہات بدامنی، دہشت گردی اور شدت پسندی ہے۔ پوری دنیا میں جتنی بھی قانون شکنی، بدامنی، دہشت گردی اور انتہا پسندی وقوع پذیر ہے اس کی بڑی وجہ فقط عدمِ برداشت اور باہمی رواداری کا فقدان ہے۔ مجموعی طور پر ہمارے رویوں میں رواداری اور برداشت نہ ہونے کے باعث بعض اوقات ریاستی تصادم کی صورت حال پیدا ہوجاتی ہے۔ عدمِ برداشت سے بین المذاہب ہم آہنگی برقرار نہیں رہتی جبکہ مسلم یکجہتی اور بین المذاہب ہم آہنگی وقت کا اہم تقاضا ہے۔ غیر مسلم دنیا میں کچھ طبقات محض اس کوشش میں سرگرداں ہیں کہ مسلمانوں کو شدت پسند، دہشت گرد اور انتہا پسند ثابت کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔ اس صورت حال میں مسلمانوں کو ان گھناؤنی سازشوں سے بچنے اور وحدتِ ملی کے لیے باہمی اتحاد اور ہم آہنگی کی اشد ضرورت ہے کیونکہ گستاخانہ خاکوں جیسی ناپاک جسارت بین المذاہب ہم آہنگی کے فقدان اور ہمارے رویوں میں عدمِ توازن کا شاخسانہ ہے۔

## بین المذاہب ہم آہنگی کے فقدان کے نقصانات

جب مذاہب کے درمیان رواداری، برداشت، تحمل جیسے اوصاف ناپید ہوجائیں تو اِس کے درج ذیل نقصانات عالمِ انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں:

۱۔ بین الاقوامی طور پر بین المذاہب ہم آہنگی میں تعطل پیدا ہوجاتا ہے۔

۲۔ باہمی تصادم کی فضا قائم ہوجاتی ہے جو ریاستوں کے مابین وجہ تنازع بنتی ہے۔

۳۔ بین الاقوامی سطح پر آزادی مذہب اور آزادی قلم کے اہم الفاظ اپنی وقعت کھو دیتے ہیں اور باہم Voilence اور قانون شکنی جنم لیتی ہے جو ملکوں کے لیے افراتفری کی فضا پیدا کرتی ہے۔

۴۔ توہین رسالت اور فرضی خاکوں جیسی ناپاک جسارتیں جنم لیتی ہیں اور قوانین ہونے کے باوجود چند شرارتی عناصر ریاست کی طاقت کو چیلنج کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

۵۔ عوام اپنے مذہبی تقدس کی بحالی میں احتجاج کا حق استعمال کرتی ہے جس میں قانون شکنی کے ارتکاب کا ہر صورت اندیشہ رہتا ہے۔ اس Voilence اور قانون شکنی کے باعث توہین رسالت مآب ﷺ جیسی جسارت کا سد باب نہیں ہوسکتا بلکہ احتجاج افراتفری کے باعث اپنی اہمیت کھو دیتا ہے اور نتیجتاً کسی نہ کسی غیر مسلم ریاست میں خاکوں جیسی ناپاک جسارت کا عمل پھر دہرایا جاتا ہے۔ یہ لمحہ فکریہ ہے۔

۶۔ عدم توازن اور عدم رواداری کے باعث تہذیبوں کا باہمی تصادم جنم لیتا ہے۔

## نقصانات کا عملی تدارک

قارئین مکرم! یہ امر قابلِ غور ہے کہ تمام مذاہب اور تہذیبی ثقافتیں فقط اپنے اپنے مذاہب اور ملکی قوانین کو ملحوظ خاطر رکھیں تو بین المذاہب ہم آہنگی کی فضا برقرار رہ سکتی ہے کیونکہ کوئی مذہب بھی کسی دیگر مذہب کے عقائد، نظریات اور دینی شعار کی بے حرمتی اور بے توقیری کرنے اور مذہبی جذبات سے کھیلنے کی اجازت نہیں

دیتا۔ اسلام میں تو غیر مسلم کے حقوق کا تحفظ واضح ہے۔ آئین پاکستان میں بھی مکمل طور پر اس کی مکمل وضاحت موجود ہے۔ اسلام اور آئین پاکستان میں غیر مسلم کے خون کی حرمت کا تحفظ نمایاں ہے اور اس پر عملدرآمد بھی ہورہا ہے۔ ضرورت فقط اس امر کی ہے کہ دیگر ریاستیں اور ممالک اپنے قوانین پر عملدرآمد کریں تاکہ پوری دنیا میں کسی بھی مذہب کی بے حرمتی کا ارتکاب نہ ہوسکے اور گستاخانہ فرضی خاکوں جیسی ناپاک جسارت کبھی نہ ہوسکے۔ اس کے لیے بین المذاہب رواداری کے فروغ کی ضرورت ہے اور مسلم امہ کی بھی قومی وملی ذمہ داری ہے۔

## میثاقِ مدینہ میں مذکور بنیادی انسانی حقوق

اسلامی ریاست کی باقاعدہ بنیاد میثاق مدینہ کے تحت قیام پذیر ہوئی جو کلیتاً قرآنی نظریات اور اسلامی اصولوں کے تابع مرتب شدہ قواعد وضوابط کا مجموعہ ہے اور اسلامی ریاست میں شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کی ضمانت ہے۔ اس میثاق کے اہم نکات نذرِ قارئین ہیں:

۱۔ ریاست کے قانون کی پابندی کرنا لازم قرار دیا گیا۔ کسی کو قانون شکنی کی اجازت نہ ہوگی۔ قانون کے نفاذ میں کسی سفارش یا منصب کو رکاوٹ نہیں بننے دیا۔

۲۔ اسلامی ریاست میں ہر شہری کی جان کے تحفظ کو ممکن بنایا گیا خواہ شہری مسلم ہو یا کسی دیگر مذہب کا ذمی ہو۔

۳۔ مسلم اور غیر مسلم کو قتل کرنا سنگین جرم قرار دیا گیا۔

۴۔ غیر مسلم کے خون کی حرمت کو بھی تسلیم کیا اور غیر مسلم کے قتلِ ناحق کو جرم قرار دیا۔

۵۔ اسلامی ریاست میں غیر مسلم کی جائیداد اور ملکیت کو تحفظ فراہم کیا۔

۶۔ اسلام نے ہر مرد و زن، مسلم غیر مسلم کی بحیثیت شہری عزت وآبرو کی حفاظت لازم قرار دی ہے اور فرمایا کہ یہ ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ مقامِ غور ہے کہ جب اسلام کسی کی عزت و آبرو کی اتنی فکر کررہا ہے تو وہ کیونکر اجازت دے گا یا برداشت کرے گا کہ کسی کی مذہبی توہین کی جائے یا پیغمبر اسلام کی حرمت پر انگلی اٹھائی جائے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں بھی حضور ﷺ نے عزت کی حفاظت کا تقدس بیان فرمایا اور کسی کی توہین و تذلیل کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

۷۔ اسلامی ریاست نے ہر ذی وقار شہری کو اظہارِ رائے کا مکمل حق دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو رب کائنات کا حکم تھا کہ **وشاورھم فی الامر** اس حکم کے مصداق تمام معاملات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آزادی حاصل تھی کہ وہ ملکی معاملات میں اپنی رائے کا برملا اظہار کرتے اور آپ ﷺ ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ یاد رہے کہ اظہارِ رائے میں آزادی کا مطلب ومفہوم یہ نہیں ہے کہ کسی دوسرے کے جذبات کی توہین کی جائے اور کسی کے مذہبی یا ذاتی شعار پر طنز اور ان کی تذلیل کی جائے۔

۸۔ ہر مذہب کے شہری کو اپنے مذہبی عقائد کے مطابق عبادت کی اجازت ہے۔ قرآن عظیم کا حکم ہے:

لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ. (البقرہ، ۲: ۲۵۶)

''دین میں کوئی زبردستی نہیں۔''

۹۔ شہریوں کی باہم ذمہ داری ہے کہ ایک دوسرے کے مذہبی شعار اور عقائد کی تکریم واحترام کریں اور ریاست کے مروجہ قوانین کی پابندی کریں۔ اسلام میں ذمیوں کے خصوصی حقوق متعین ہیں، ہر مسلم شہری پر اس کے حقوق کا احترام کرنا لازم ہے۔

## اقوام متحدہ میں اور ویانا کنونشن میں مذکور انسانی حقوق

قارئین محترم! اقوام متحدہ کے منشور کے اہم نکات امن، ترقی اور انسانی حقوق کی پاسداری ہے، جن پر عمل درآمد کی سختی سے تلقین ہے۔ انسانی حقوق کی پہلی باقاعدہ دستاویز 1945ء میں اقوام متحدہ میں پیش کی گئی۔ انسانی حقوق کے متعلق دوسرا مسودہ 1948ء میں ایمنسٹی انٹرنیشنل نے پیش کیا۔ اقوام متحدہ کے 1966ء کے منشور کے خصوصی اہم نکات درج ذیل تھے:

۱۔ 1966ء کے منشور میں سول رائٹس اور پولیٹیکل رائٹس شامل تھے جن کا اطلاق تمام رکن ممالک پر لازم قرار دیا گیا۔

۲۔ 1966ء میں ہی شہریوں کے معاشی، ثقافتی اور لسانی حقوق کا منشور بھی باقاعدہ طور پیش کیا گیا۔

☆ انسانی حقوق کا عالمی منشور ویانا کنونشن میں پیش کیا گیا۔ یہ اقوام متحدہ کی تصدیق شدہ دستاویز اور قرار داد ہے۔ یہ 10 دسمبر 1948ء کو پیرس کے مقام پر منظور کی گئی۔ اس مشہور قرار داد کے دنیا بھر میں تقریباً 375 زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ یہ قرار داد دوسری جنگ عظیم کے فوری بعد منظر عام پر آئی جب لاتعداد انسان قتل کر دیئے گئے۔ مذکورہ قرار داد میں 30 شقیں ہیں جو تمام بین الاقوامی اور علاقائی معاہدوں اور انسانی حقوق کے قومی دستوروں اور قوانین میں سے شامل کی گئی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اقوام متحدہ کے اشتراکِ عمل سے ساری دنیا میں اصولی طور پر عملاً انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا سب ممالک مکمل طور پر احترام کریں اور دیگر بین الاقوامی ریاستوں اور ممالک سے بھی ضابطے کے مطابق احترام اور پابندی عمل میں لائے جانے کے لیے دباؤ ڈالیں تاکہ کسی مذہب کے مذہبی جذبات و تقدس کو پامال نہ کیا جائے اور اقوام متحدہ میں مؤثر روک تھام کی یادداشت پر عملدرآمد کروایا جائے۔

(جاری ہے)

# انتقالِ پُر ملال

گذشتہ ماہ مرکزی سیکرٹریٹ پر خدمات سرانجام دینے والے درج ذیل احباب کے اعزہ و اقارب انتقال فرما گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

گزشتہ ماہ محترم فرحان جاوید (ڈائریکٹر تعمیرات) کے والد محترم ڈاکٹر جاوید اقبال، محترم بصیر احمد (پرسنل اسسٹنٹ شیخ الاسلام کینیڈا) اور محترم تنویر احمد (آئی ٹی منیجر کالج آف شریعہ) کی والدہ محترمہ، محترم ڈاکٹر علی اکبر الازہری کے والد محترم، چچا جان اور سسر (محترم آغا فیصل الرحمٰن کے والد)، محترم محمد اشفاق انجم (کمپیوٹر آپریٹر ماہنامہ منہاج القرآن) کے چچا محترم محمد نذیر حسین (گوجرانوالہ) اور چچی جان (سرگودھا)، محترم شہزاد رسول (ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز) کے چچا، محترم شیراز ملک (کیمرہ مین منہاج ٹی وی) کے والد اور والدہ، محترم عامر حسن (آفس اسسٹنٹ ناظم اعلیٰ آفس) کی پھوپھی، محترم ظہیر احمد عباسی (سنٹرل سٹور کیپر بغداد ٹاؤن) کی اہلیہ، محترم ملک شمیم احمد خان نمبردار (ڈپٹی ڈائریکٹر ریسورسز اینڈ ڈویلپمنٹ) کے سسر، محترم غلام مرتضٰی علوی ڈائریکٹر نظامت تربیت) کی ممانی، محترم نوید قبال (اسسٹنٹ لائبریرین FMRi) کے والد، محترم محمد نعیم اشرف (پرسنل گارڈ شیخ الاسلام) کے والد، محترم سمیع اللہ قادری (سابق نائب امیر منہاج القرآن)، محترم خادم حسین (الیکٹریشن)، محترم چوہدری شوکت ابرار (مرکزی ڈپٹی کوآرڈینیٹر سوشل میڈیا) کی بھتیجی، محترم محمد ریاض چوہدری (مرکزی سیکورٹی انچارج) کی پھوپھی، محترم عطاء المصطفیٰ (ٹیم ممبر مرکزی میڈیا سیل) کی والدہ، محترم علامہ غلام ربانی تیمور کے کزن محترم رفاقت علی ناگی، محترم شیخ عامر رفیع قادری (ڈپٹی ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز) کے کزن محترم صہیب محمود، محترم شیخ منصور فاروق (ڈپٹی ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز) کے سسر محترم شیخ عبدالطیف، محترم حفیظ اللہ جاوید (کوآرڈینیٹر فہم دین پروجیکٹ) کی بھابھی اور محترم ضیاء اللہ نیر (سابق صدر شعبہ ادبیات FMRI) کی اہلیہ، محترم منشاء الاسلام (PA ٹو چیئرمین سپریم کونسل MQI) کے سسر محترم شوکت حسین، محترم محمد معروف (سٹاف ممبر FMRi) کی دادی، محترم محمد ایوب انصاری (PSO ٹو نائب صدر MQI) کی پھوپھی، محترم دانیال حسین (آفس سیکرٹری نظامت مالیات) کی دادی، محترم صدیق اشرف صدیقی (DFA) اور محترم شہزاد صدیقی (نظامت سیکرٹریٹ) کے نانا، محترم احمد نواز انجم (نائب ناظم اعلیٰ) کی ساس، محترم محمد رئیس احمد (ٹیلی فون آپریٹر) کی ہمشیرہ وفات پا گئی ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور جملہ مرکزی قائدین و سٹاف ممبران اور کارکنان تحریک نے مرحومین کے انتقال پر گہرے غم و رنج کا اظہار کرتے ہوئے مغفرت و بلندی درجات کی خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

تم سلامت رہو ہزار برس...... ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

# قائد ڈے شرق و غرب میں عظیم الشان تقاریب

## ہزار ہا ذمہ داران و کارکنان کی طرف سے شیخ الاسلام کی درازئ عمر کے لئے دعائیں

خصوصی رپورٹ

19 فروری کا دن تحریک منہاج القرآن کے رفقاء و وابستگان کے لیے یومِ تشکر اور تجدیدِ عہدِ وفا کا دن ہے۔ قائد ڈے کے اس پرمسرت موقع پر کارکنان اپنے اپنے انداز میں شیخ الاسلام سے محبت، تعلق اور نسبت کا اظہار کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام کی 71 ویں سالگرہ کے حوالے سے لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور آزاد کشمیر سمیت پاکستان کے تمام شہروں میں انفرادی و اجتماعی سطح پر تقریبات منعقد ہوئیں۔ بیرون ممالک امریکہ، برطانیہ، سپین، جاپان، کوریا، یونان، جرمنی، چلی، دبئی، ڈنمارک، ہالینڈ، ناروے، کینیڈا، آسٹریلیا، بھارت، بنگلہ دیش، ساؤتھ افریقہ اور دنیا بھر میں قائم منہاج القرآن کی تنظیمات کے زیر اہتمام اسلامک سنٹرز میں خصوصی تقاریب منعقد ہوئیں۔

اِن پروگرامز میں مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ دین اسلام کے امن، محبت اور بھائی چارے کے حقیقی پیغام عام کرنے کیلئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی جدوجہد اور فکر سے رہنمائی لے کر آگے بڑھا جائے۔ مقررین نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو تعلیمی، مذہبی، سیاسی، فلاحی خدمات اور امن عالم کے قیام کیلئے فکری و عملی رہنمائی دینے پر خراج تحسین پیش کیا۔ اِن تقریبات کے اختتام پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سالگرہ کے کیک بھی کاٹے گئے اور ان کی درازی عمر وصحت وسلامتی کیلئے دعائیں بھی کی گئی۔

ان تمام تقریبات کی تفصیلات اور تصاویر کے لیے www.minhaj.org کا وزٹ کریں۔ زیرِ نظر صفحات پر صرف چند مرکزی تقریبات کے احوال نذرِ قارئین ہیں:

۱۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 71ویں سالگرہ کے سلسلے میں مرکزی سیکرٹریٹ ماڈل ٹاؤن میں خصوصی دعائیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تقریب میں آن لائن شرکت کی۔ زیب سجادہ دربار بابا فرید گنج شکرؒ محترم حضرت پیر احمد مسعود دیوان نے پروگرام کی صدارت کی، صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، بریگیڈیئر(ر) اقبال احمد خان، خرم نواز گنڈاپور، جملہ نائب ناظمین اعلیٰ، ناظمین فورمز، سربراہان شعبہ جات، سٹاف ممبران سمیت منہاج القرآن و پاکستان عوامی تحریک کے جملہ مرکزی رہنماؤں اور کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام کے انعقاد میں محترم محمد جواد حامد نے اہم کردار ادا کیا۔ عالمی شہرت یافتہ قوال فیض علی فیضی، شیر میاں داد، محمد افضل نوشاہی، شہباز قمر فریدی، میلاد رضا قادری، محمد ظہیر بلالی، امجد بلالی، شہزاد برادران، حمزہ نوشاہی سمیت دیگر ثنا خوان حضرات نے بارگاہ رسالت ﷺ میں نعتیہ کلام پیش کئے۔ تسلیم احمد صابری اور صفدر علی محسن نے پروگرام کی نقابت کے فرائض انجام دیئے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مصطفوی مشن کے فروغ میں جملہ مرکزی قائدین کی خدمات اور محنت و لگن پر اُنھیں مبارکباد دی اور دعاؤں سے نوازا۔

۲۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کینیڈا کے زیراہتمام قائد ڈے تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں نقابت کے فرائض اینکر پرسن عارف شیخ ان کے ساتھ محمد ضیاء الحق رازی اور عبداللہ راجہ نے انجام دیئے۔ خطبہ استقبالیہ خواجہ کامران رشید (صدر منہاج القرآن کینیڈا) نے دیا اور آنے والے تمام معزز مہمانوں کو

خوش آمدید کہا۔ تقریب میں علامہ مفتی سہیل احمد صدیقی (UK)، کلیم رشید ( MPP Mississauga EastCooksville)، منہاج ویمن لیگ کی محترمہ رعنا باجی، شیخ فیصل عبدالرزاق (اسلامک فورم آف کینیڈا) اور محترم ارشد بھٹی (CEO TV Toranto 360) نے اظہار خیال فرمایا۔

UK سے تشریف لائے ہوئے مہمان ثناء خواں میلاد رضا قادری نے خصوصی کلام پیش کیے۔ کینیڈا اور عرب دنیا کے مشہور و معروف منشد شیخ مصطفیٰ العزاوی اور ان کے ساتھیوں نے خوبصورت انداز میں کلام پیش کئے۔ اخبار پاکستان کے چیف ایڈیٹر بدر منیر چوہدری کی طرف سے عارف شیخ نے اخبار پاکستان کا قائد ڈے سپیشل ایڈیشن پیش کیا۔

تقریب میں مظہر شفیق، ابراہیم دانیال، صفدر حسین، سمیرا ملک اور پاکستانی کمیونٹی کی نمائندگی کرنے والی سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ کینیڈین پارلیمنٹ کے ممبر شفقت علی کے نمائندہ خصوصی نے شیخ الاسلام کو کینیڈین گورنمنٹ کے طرف سے خصوصی مبارک باد کا سرٹیفکیٹ پیش کیا۔

تقریب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خصوصی گفتگو فرمائی۔ تقریب کے اختتام پر شیخ حماد المصطفیٰ المدنی القادری، شیخ احمد مصطفیٰ العربی القادری، ڈاکٹر فیصل خان (ہیوسٹن)، عثمان ہاشم قادری (کیلفورنیا) اور دیگر احباب نے شیخ الاسلام کی سالگرہ کا کیک کاٹا۔ پروگرام کے اختتام پر شیخ رمزی العجم نے شیخ الاسلام کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لیے خصوصی دعا کروائی۔

۳۔ مصطفوی سٹوڈنٹس مومنٹ کے زیراہتمام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 71ویں سالگرہ کے سلسلہ میں محفل سماع بعنوان ’’حیدریم‘‘ مرکزی سیکرٹریٹ منہاج القرآن انٹرنیشنل میں منعقد ہوئی، جس میں صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی۔ محفل سماع میں نامور قوال زین زوھیب برادران اور حسنین اکبر بابا گروپ نے کلام پیش کیا۔ محفل میں پیر پگاڑا کے صاحبزادے محترم پیر سید عثمان مصطفیٰ شاہ راشدی، امیر تحریک منہاج القرآن سندھ مخدوم ندیم ہاشمی، مرکزی صدر ایم ایس ایم چوہدری عرفان یوسف جملہ مرکزی قائدین اور مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے کارکنان و ذمہ داران نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

۴۔ منہاج انٹرنیٹ بیورو اور آئی ٹی کے زیراہتمام مرکزی سیکرٹریٹ کے کانفرنس ہال میں منعقدہ قائد ڈے تقریب سے گفتگو کرتے ہوئے صدر منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کہا کہ اخلاص نیت ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ اخلاص اور استقامت کے ساتھ مشن سے جڑے رہنے میں بڑی برکات ہیں۔ تحریک منہاج القرآن نے انٹرنیٹ اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں ہمیشہ پہل کی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہدایت پر مشن کا دعوتی پیغام ہمیشہ جدید ذرائع کے ساتھ پیش کیا ہے۔

پروگرام میں ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور، نائب صدر منہاج القرآن بریگیڈئر (ر) اقبال احمد خان، نائب ناظم اعلیٰ میڈیا افیئرز نوراللہ صدیقی، جملہ مرکزی قائدین، منہاج انٹرنیٹ بیورو اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم بھی موجود تھی۔ پروگرام میں ڈائریکٹر منہاج انٹرنیٹ بیورو عبدالستار منہاجین نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا، ثناء اللہ طاہر نے کمپیئرنگ کے فرائض ادا کیے جبکہ ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور نے اختتامی کلمات پیش کیے۔

۵۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مرکزی سیکرٹریٹ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 71 ویں سالگرہ کے موقع پر منہاجینز فورم کے زیراہتمام منعقدہ خصوصی تقریب میں اظہار خیال کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما سابق وفاقی وزیر قمرالزمان کائرہ نے کہا کہ ڈاکٹر طاہرالقادری نے بین المذاہب رواداری، بین المسالک ہم آہنگی، اتحاد امت، فروغ علم و امن کیلئے جتنا کام کیا وہ ہمارے عہد کا بے مثال کام ہے۔

تقریب کی صدارت منہاج القرآن انٹرنیشنل کے صدر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کی، جبکہ مہمانان خصوصی میں جماعت اسلامی کے نائب امیر ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، بریگیڈئیر (ر) اقبال احمد خان، خرم نواز گنڈاپور، معروف دانشور و ادیبہ صوفیہ بیدار، پاکستان مسلم لیگ قاف کے سینئر رہنما سابق صوبائی وزیر تعلیم میاں عمران مسعود اور ڈاکٹر نعیم انور نعمانی نے بھی اظہار خیال کیا۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے معزز مہمانان گرامی کو

مرکزی سیکرٹریٹ میں خوش آمدید کہا۔ انہوں نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصوف، خانقاہی نظام اور تعلیم و تربیت پر تحقیقی خدمات کے بارے میں گفتگو کی۔

ڈاکٹر فرید پراچہ نے تقریب میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی شخصیت میں قوس قزح کے سات رنگ موجود ہیں، ڈاکٹر طاہرالقادری کی ہمہ جہت شخصیت میں محدث، محقق، فقیہ، استاد اور تصوف کے رنگ نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ مسلکی اختلافات سے بالا تر ہوکر قرآن وسنت کا آفاقی پیغام عام کیا ہے۔

سابق صوبائی وزیر تعلیم میاں عمران مسعود نے کہا کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی سیکڑوں تصانیف امت مسلمہ کی رہنمائی کر رہی ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی شخصیت کے حوالے سے ایک بائیوگرافی لکھی جانی چاہیے۔

معروف دانشور صوفیہ بیدار نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری امت مسلمہ کا سرمایہ ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے امت مسلمہ کی رہنمائی کیلئے بہت بڑا علمی خزانہ مہیا کیا ہے جس میں موجودہ دور کے تمام جدید مسائل کا حل بھی موجود ہے۔

تقریب میں مرکزی قائدین، سینئر منہاجینز، کالج آف شریعہ کے اساتذہ، منہاجینز اور طلبہ نے خصوصی شرکت کی۔

۶۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 71ویں سالگرہ کی مناسبت سے منہاج یونیورسٹی لاہور کے زیراہتمام منعقدہ فاؤنڈرز ڈے کی تقریب میں اظہار خیال کرتے ہوئے گورنر پنجاب چودھری محمد سرور نے کہا کہ 11/ 9 کے دہشت گرد حملوں کے بعد یورپ میں مسلمانوں کے لئے حالات بہت تکلیف دہ ہو گئے تھے۔ ان حالات میں ڈاکٹر طاہرالقادری نے دہشت گردی کے خلاف فتویٰ دے کر ثابت کیا کہ اسلام انسانیت کا محافظ دین ہے اس کا انتہا پسندی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے اس فتویٰ سے یورپ سمیت مغربی دنیا میں رہنے والے مسلمان خاندانوں کو حوصلہ ملا۔ شیخ لاسلام نے مغرب میں آباد مسلمان نوجوانوں کے ایمان اور کردار کی حفاظت کے لیے منہاج القرآن کے ادارے قائم کئے ان اداروں سے آئندہ نسلیں بھی مستفید ہوتی رہیں گی۔

گورنر پنجاب نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 71ویں سالگرہ کا ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، خرم نواز گنڈا پور، ڈاکٹر ساجد محمود شہزاد، سید نور، بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، بیرسٹر عامر حسن کے ہمراہ کیک کاٹا اور ان کی صحت و تندرستی کے لیے دعا کی۔ تقریب کی صدارت ڈپٹی چیئرمین بورڈ آف گورنرز منہاج یونیورسٹی لاہور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کی۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے اپنے خطاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فروغ علم و امن کیلئے خدمات پر روشنی ڈالی۔ منہاج یونیورسٹی لاہور کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ساجد محمود شہزاد نے بھی تقریب میں اظہار خیال کیا اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی عظیم علمی و دینی خدمات پر انھیں خراج تحسین پیش کیا۔

تقریب میں ڈاکٹر طاہرالقادری میرٹ اسکالر شپ کے تحت 20 سے زائد طلبہ کو اسکالرشپ دیا گیا۔

تقریب میں مرکزی قائدینِ تحریک، اساتذہ منہاج یونیورسٹی سمیت فیکلٹی ممبران، اور طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

۷۔ صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز کے زیراہتمام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 71ویں سالگرہ کے سلسلہ میں منعقدہ قائد ڈے تقریب میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ حصولِ علم کے لئے تگ و دو کرنا اور علم کو انسانی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کرنا پیغمبرانہ سنت ہے۔ علم سے قوموں کی تقدیریں بدلتیں اور کردار نکھرتے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے زندگی بھر کتاب سے محبت کی اور وہ اپنا بیشتر وقت مطالعہ میں بسر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی امت کو کوئی فکری بحران اپنی لپیٹ میں لیتا ہے تو راہ نمائی کرنے کے حوالے سے آپ سرفہرست ہوتے ہیں۔

تقریب میں مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، پروفیسر نواز ظفر، ڈاکٹر ممتاز الحسن باروی، پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم رانا، ڈاکٹر شبیر احمد جامی، ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی، اساتذہ کرام اور طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ ❁❁❁

# فریدِ ملت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کے لئے گولڈ میڈل

## گولڈ میڈل تحریک پاکستان میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں تحریک پاکستان ورکرز ٹرسٹ کی طرف سے دیا گیا

رپورٹ: نور اللہ صدیقی

گزشتہ ماہ فروری میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے والد گرامی حضرت فریدِ ملت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کو بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی معیت میں اور مصورِ پاکستان حضرت علامہ محمد اقبالؒ کی زیرِ سرپرستی تحریکِ پاکستان کے دوران نمایاں خدمات انجام دینے پر گولڈ میڈل سے نوازا گیا ہے۔ یہ گولڈ میڈل تحریکِ پاکستان ورکرز ٹرسٹ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر ڈاکٹر محمد عارف علوی نے دیا ہے۔ گولڈ میڈل حضرت فرید ملت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کے پوتے اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے صاحبزادے صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے وصول کیا۔

نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے اشتراک سے تحریکِ پاکستان ورکرز ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام ہونے والی اس تقریب میں حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی گرانقدر اور بے مثال خدمات کے اعتراف میں گولڈ میڈل کے ہمراہ ایک سرٹیفکیٹ بھی دیا گیا ہے جس میں حضرت فریدِ ملت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی تحریکِ پاکستان میں انجام دی جانے والی خدمات کو سراہا گیا ہے۔

تحریکِ پاکستان ورکرز ٹرسٹ کی طرف سے حضرت فریدِ ملت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی تحریک پاکستان کیلئے خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر فرید الدین قادری کو تحریکِ پاکستان گولڈ میڈل کا نذرانہ تشکر پیش کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر فرید الدین نے مسلمانانِ برصغیر کے نصب العین کے حصول یعنی قیامِ پاکستان کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں انہیں ہمیشہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ یہ سند قوم کی جانب سے ان کی خدمات اور قربانیوں کا اعتراف ہے جو آپ نے حصولِ پاکستان کے لئے پیش کیں۔

### شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی مبارکباد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے حضرت فریدِ ملتؒ کو ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان کی طرف سے ملنے والے گولڈ میڈل پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرمایا: 3 فروری 2022ء کا دن تحریک منہاج القرآن کے جملہ کارکنان اور محبان کے لیے خوشی اور مسرت و شادمانی کا باعث ہے۔ اس دن حضرتِ فریدِ ملت ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کی خدمات پر حکومتی سطح پر خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔ حضرت فرید ملت میرے والدِ گرامی تو ہیں ہی مگر تحریک منہاج القرآن کا ہر کارکن ان کی اولاد کی طرح ہے۔ انھوں نے اپنی زندگی میں قائداعظم محمد علی جناحؒ کی ولولہ انگیز قیادت میں قیامِ پاکستان کی تحریک میں غیر معمولی تاریخی خدمات اور فکری، علمی، عملی، سیاسی، دینی اور ملی حوالے سے بے پناہ قربانیاں دی تھیں۔ صدرِ پاکستان نے حضرت فرید ملت ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کی ان عظیم تاریخی اور ملی خدمات کے اعتراف میں گولڈ میڈل اور سرٹیفکیٹ پیش کیا ہے۔ اس سرٹیفکیٹ میں یہ درج ہے کہ ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کی خدمات، قربانیوں، عظیم جدوجہد اور کاوشوں کو قیامِ پاکستان کی تحریک میں اور مسلمانانِ

برصغیر پاک و ہند کی عظیم منزل کے حصول میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور ان کا نام پاکستان کے محسنین میں شامل ہے۔

بلاشبہ وہ فاؤنڈنگ فادرز جو قائداعظم کی قیادت میں کام کررہے تھے اور اس سے قبل علامہ محمد اقبال کی فکری قیادت میں جدوجہد کررہے تھے، ان کا مقام پاکستانیوں کے لیے محسن کا ہے۔ لہذا 3 فروری کے دن ایک عظیم تاریخی اعتراف کیا گیا ہے۔ اس پر میں پوری تحریک منہاج القرآن کو اور منہاج القرآن کے جملہ رفقاء، کارکنان اور وابستگان کو اور پوری دنیا میں ان کے محبین اور متعلقین کو صمیمِ قلب سے مبارکباد دیتا ہوں۔ تحریک منہاج القرآن کے تمام رفقاء و کارکنان یقیناً ان کی فکری و روحانی اولاد ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کارکن کا سر آج فخر سے بلند ہوا ہوگا اور انھیں آج اس بات کا اندازہ ہوا ہوگا کہ تحریک منہاج القرآن کس حقیقت کا تسلسل ہے۔ تحریک منہاج القرآن ایک ایسی جدوجہد، ایسی تحریک یا ایک ایسی کاوش نہیں جو یکا یک 1980ء سے وجود میں آگئی، نہیں اس کے پیچھے کئی دہائیوں پر مشتمل ایک فکر، ایک تاریخ، ایک سوچ، ایک جدوجہد اور قربانیوں کی ایک لمبی داستان تھی۔ اسی قافلے کے سرخیل حضرت فریدِ ملت ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ تھے۔

1940ء میں جب منٹو پارک (مینارِ پاکستان) پر قرار داد پاکستان کا عظیم جلسہ ہوا، جس سے قائداعظم نے خطاب کیا اور مسلمانانِ ہند کے لیے ایک نئی مملکت کے حصول کی جدوجہد کا عملی آغاز ہوا، جس میں لاکھوں لوگ پورے برصغیر پاک و ہند سے کارکنانِ تحریک کے طور پر شریک ہوئے، اس کی تیسری صف میں حضرت فرید ملت ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ تحریک پاکستان کے ایک عظیم کارکن کی حیثیت سے بیٹھے تھے اور وہ نہ صرف جھنگ اور خطہ پنجاب میں بلکہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اپنے اپنے وقت میں قیامِ پاکستان کے حصول کے لیے ہر فکری، سیاسی، قومی اور ملی تحریک میں پیش پیش رہے۔

علاوہ ازیں 1947ء سے پہلے برصغیر پاک وہند کے وہ انتخابات جس کے نتیجے میں مسلم اکثریتی علاقے اور ریاستیں پاکستان کا حصہ بن گئے، ان انتخابات میں مسلمانوں کو دو قومی نظریے پر Motivate کرنے میں، مسلمانوں کے لیے الگ خطہ، سلطنت اور مملکت کے حصول کی جدوجہد میں حضرت فریدِ ملت نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ آپ نے نہ صرف جھنگ میں بلکہ پنجاب کے کئی اور علاقوں میں لوگوں کو فکری واضحیت دی اور مسلمانوں کے الگ وطن کے حصول کی اہمیت، ضرورت اور ناگزیریت پر فوکس کرکے انھیں سمجھایا اور ان الیکشنز میں بھرپور حصہ لے کر جھنگ کی سیٹ کو آل انڈیا مسلم لیگ کے حق میں جتوانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ برصغیر میں مسلمانوں کے علیحدہ وطن کے حصول کا فکری شعور جہاں مسلمان ایک خود مختار اور آزاد قوم کی طرح اپنی اسلامی تہذیب و ثقافت کے اندر حریت اور عزت کے ساتھ زندگی بسر کریں، یہ فکر حضرت فریدِ ملت کو کہاں سے ملا؟ میں نے تو ان سے سنا ہے اور کئی بار اس کے تذکرے میں نے اپنی گفتگو میں زندگی بھر کیے مگر آج چونکہ آفیشل اعتراف ہوا ہے لہذا اس کی بیک گراؤنڈ پر روشنی ڈالنی ضروری ہے۔

31-1930ء سے لے کر 39-1938ء تک پورا عرصہ جو حضرت فریدِ ملت نے لکھنو میں گزارا اور فرنگی محل لکھنو میں اپنی دینی تعلیم کی تکمیل کی۔ آپؒ نے اس وقت کے جلیل القدر اساتذہ کے پاس زانوئے تلمذ طے کیا جبکہ ساتھ ہی ساتھ وہ طبی علوم کی تکمیل کررہے تھے۔ بعد ازاں انھوں نے میڈیکل کالج لکھنو سے میڈیسن میں MD کی ڈگری لی۔ یہ پورا زمانہ مختلف جہتوں میں ان کا حصول تعلیم کا ہے۔ اس کے بعد دو سال کے لیے حیدر آباد دکن گئے۔ یہ دس سال انھوں نے لکھنو میں گزارے، قیامِ پاکستان کی یہ فکر جو تحریکِ پاکستان کی عملی جدوجہد میں منتقل ہوئی وہ لکھنو سے لے کر آئے تھے، چونکہ حضرت فریدِ ملت عظیم فرزندگانِ فرنگی محل میں ایک نمایاں نام اور مقام ہے۔ آپ سب کو معلوم ہونا چاہیے اور جنہیں معلوم نہیں انھیں آج آگاہی ہوجائے گی کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام 1906ء میں ڈھاکہ میں عمل میں آیا تھا۔ پھر آل انڈیا مسلم لیگ کا مرکزی دفتر پورے انڈیا کے لیے 1906ء سے لے کر 1910ء تک ان چار پانچ سالوں میں علی گڑھ میں رہا، پھر بوجوہ علی گڑھ سے دفتر کو منتقل کرنا پڑا۔

پھر 1910ء سے لے کر 1936ء تک آل انڈیا مسلم لیگ کا مرکزی دفتر لکھنو میں رہا اور اس کے تمام تر اخراجات اور انتظامی

ذمہ داریاں فرنگی محل لکھنو کے ایک عظیم عالمِ دین مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ کے پاس تھیں اور ان کی مدد کرنے والے راجہ محمود آباد اور اس طرح کے چند اور لوگ تھے۔ فرنگی محل کے علماء کا تحریکِ پاکستان اور دو قومی نظریہ کے فروغ میں بڑا کردار تھا۔ دس سال حضرت فریدِ ملت کے تمام تعلیمی مرحلے وہاں طے پائے ہیں، لہذا وہ اس دفتر سے منسلک تھے، جہاں سے فکر کا چشمہ پھوٹ رہا تھا اور آپ اس سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ بعد ازاں جب حیدر آباد دکن میں 2 سال انھوں نے ڈائیگناسٹک سائنسز میں سپیشلائزیشن کیا۔ حکیم عبدالوہاب جنہیں حکیم نابینا انصاری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ان کے جونیئر کے طور پہ مطب پر بیٹھتے تھے۔ وہ زمانہ وہاں کے مسلمانوں کی فکری اور ملی شعور کی بیداری کا دور تھا۔

جب حضرت فرید ملت نے 1940ء کے جلسے میں شرکت کی اور قرار داد پاکستان کے موقع پر قائداعظم کا خطاب سنا، اس وقت وہ ابھی جھنگ میں نہیں تھے بلکہ حیدر آباد دکن سے اپنے دوستوں کے ہمراہ سفر کرکے آئے تھے، بعد ازاں وہ واپس چلے گئے چونکہ تعلیم کی ڈگری کی تکمیل ابھی رہتی تھی۔ جب لکھنو میں تھے تو وہ بطور طالب علم نوجوان لیڈر تھے۔ ان کی ادبی، علمی، فکری اور روحانی سرگرمیاں تھیں اور ان کا رول اتنا نمایاں تھا کہ آپ اندازہ کریں کہ جب حضرت فرید ملت کی علامہ اقبال سے لاہور میں آخری ملاقات ہوئی، اس وقت علامہ اقبال علیل تھے اور ڈاکٹرز نے ملاقاتیں بند کردی تھیں۔ ایک نوجوان لکھنو سے آتا ہے اور کسی کو ملاقات کی اجازت نہیں ہے، ڈاکٹروں نے منع کررکھا ہے مگر جب حضرت فریدِ ملت نے اپنا نام خادم کے ذریعے اندر بھجوایا کہ حضرت علامہ کو اطلاع کریں کہ لکھنو سے فریدالدین آیا ہے تو علامہ اقبال اٹھ بیٹھے، فوراً بلالیا اور ڈیڑھ گھنٹے کے قریب نشست رہی۔

اس سے ایک اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ اقبال یا بعد ازاں حضرت قائداعظم محمد علی جناح کو پتہ تھا کہ ہندوستان کے کس کس سٹیٹ میں، کس کس ضلع میں اور کس کس شہر میں دو قومی نظریے کی موومنٹ پر کون کون جدوجہد کررہا ہے؟ مسلمانوں کے اس تشخص کو اجاگر کرنے میں کون شعور بیدار کررہا ہے اور نمایاں صفِ اول کا کردار کن کے پاس ہے؟ یہ وجہ ہے کہ باوجود اس کے کہ آپ نوجوان تھے، علامہ اقبال نے آخری وقت میں جب کسی کو ملاقات کی اجازت نہ تھی، آپ کو بلالیا اور ڈیڑھ گھنٹہ ملاقات کی۔ لازمی بات کہ علامہ اقبال انھیں ہدایات دیتے رہے ہوں گے، رہنمائی کی ہوگی، آپ کچھ استفسار کررہے ہوں گے اور علامہ اقبالؒ سے گائیڈ لائن لے رہے ہوں گے۔

بعد ازاں حضرت فریدِ ملت نے قیامِ پاکستان کے وقت اور اس کے بعد 1950ء تک جب ہندو واپس جارہے تھے، قتل و غارت کا ماحول بن گیا تھا، اس موقع پر حضرت فریدِ ملت نے غیر مسلموں کی جان کی حفاظت کرکے انھیں سلامتی سے واپس بھیجا اور انڈیا کے علاقوں سے جو مسلمان پاکستان آتے ہوئے زخمی ہوئے اور بے گھر ہوکر آرہے تھے ان کا علاج بھی فرماتے رہے، ان کے لیے رہائش کا بندوبست بھی کرتے رہے اور ان کو تحفظ بھی دیتے رہے۔ اس ساری جدوجہد میں وہ نمایاں تھے۔

ان دس سالوں میں وہ جھنگ سے ایک رسالہ بھی نکالتے تھے اور خود اس کے چیف ایڈیٹر بھی تھے۔ اس رسالہ کا عنوان تو طب جدید پر تھا مگر آدھا رسالہ قیامِ پاکستان کی فکر پر ہوتا تھا۔ اس طرح وہ علمی، ادبی، سیاسی، فکری حلقوں میں صفِ اول پر شعور کو بیدار کرنے میں کلیدی کردار ادا کررہے تھے۔

الحمدللہ تعالیٰ! تحریک منہاج القرآن حضرت فریدِ ملت اور اِن کی کاوشوں کا تسلسل ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج ان کے وصال کے 48 سال اور قیامِ پاکستان کے لگ بھگ 74 سالوں کے بعد ان کی خدمات تسلیم کرلی گئیں۔ تحریک منہاج القرآن کے ہر کارکن کے لیے اور ان سے ہر محبت و عقیدت کرنے والے کے لیے یہ بڑے فخر کی بات ہے۔ رفقاء و کارکنان تحریک منہاج القرآن کے لیے ڈھیروں دعائیں کرتا ہوں کہ آپ استقامت کے ساتھ اس شمع کو جلائے ہوئے ہیں جو حضرت فریدِ ملت نے جلائی تھی تاکہ علم، شعور اور صالحیت کی جدوجہد منزل کی جانب گامزن رہے اور ان شاء اللہ وہ وقت آئے گا کہ ہم کامیابی و کامرانی کی آخری منزل کو حاصل کرسکیں گے۔ ❁❁❁❁

# پاک ترکی تعلقات امن و خوشحالی کی علامت ہیں: ڈاکٹر علی ارباش

## ترکی کے وزیر مذہبی امور کا منہاج یونیورسٹی لاہور کا وفد کے ہمراہ دورہ وفد نے منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں قائم گوشہ درود کا دورہ بھی کیا

رپورٹ: سہیل احمد رضا

گزشتہ ماہ فروری برادر اسلامی ملک ترکی کے وفاقی وزیر مذہبی امور پروفیسر ڈاکٹر علی ارباش نے اعلیٰ سطحی حکومتی وفد کے ساتھ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مرکزی سیکرٹریٹ اور منہاج یونیورسٹی کا خصوصی دورہ کیا۔ اس دورہ کی رپورٹ نذرِ قارئین ہے:

منہاج یونیورسٹی کا دورہ: ترکی کے وفاقی وزیر مذہبی امور پروفیسر ڈاکٹر علی ارباش کے اعزاز میں منہاج یونیورسٹی لاہور میں خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی دینی و تعلیمی خدمات کے معترف ہیں۔ اسلام اور بین المذاہب رواداری کیلئے منہاج القرآن کی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو ان کی 71ویں سالگرہ پر مبارک باد دیتا ہوں۔ مجھے منہاج یونیورسٹی لاہور میں آ کر بہت خوشی ہوئی۔ امہ کو اسی طرح کے باوقار تعلیمی اداروں کی ضرورت ہے۔

اس موقع پر وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر نورالحق قادری نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاک ترکی تعلقات عالمِ اسلام کے امن اور خوشحالی کی علامت ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے زندگی کے ہر شعبے میں علمی وفکری خدمات انجام دیں۔ ان کی تحقیقات موجودہ اور آئندہ نسلوں کیلئے ہیں۔

منہاج یونیورسٹی لاہور کے بورڈ آف گورنرز کے ڈپٹی چیئرمین ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے معزز مہمانان گرامی کو منہاج یونیورسٹی لاہور آمد پر خوش آمدید کہا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ برادر اسلامی ملک ترکی نے عالمِ اسلام میں دین اور انسانیت کی سب سے زیادہ خدمت کی۔ ترکی اور پاکستان کو مل کر عالم اسلام کے بین الاقوامی امیج کو بہتر بنانے کے لیے کردار ادا کرنا چاہیے۔ یہ ایک المیہ ہے کہ فیس بک، ٹویٹر جیسے ابلاغی ٹولز جیسا عالمِ اسلام کے پاس کوئی ایک بھی ذریعہ اظہار نہیں ہے۔ میڈیا کے محاذ پر اس کمزوری کی وجہ سے اسلام پر انتہا پسندی کے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ ہم منہاج یونیورسٹی کی طرف سے ترکی کے پانچ طلبہ کو سکالر شپ دینے کا اعلان کرتے ہیں اور یہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا پاکستان کی طرف سے معزز وفد کے لئے تحفہ ہے۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی طرف سے اس اعلان کے جواب میں پروفیسر ڈاکٹر علی ارباش نے بھی دس پاکستانی طلبہ کے لیے سکالرشپ کا اعلان کیا۔ ان اعلانات کا شرکائے تقریب نے تالیوں سے خیر مقدم کیا۔

منہاج یونیورسٹی لاہور کے وائس چانسلر ڈاکٹر ساجد محمود شہزاد نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ ترکش وفد میں ڈاکٹر عبدالرحمان ہیکلی، عثمان تراسکی، ڈاکٹر سلیم آرگن، پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم حلیمی، ایدل اتالے، مصطفی ایرمکلی، حسن گوکلو، محمد ازدمیر، براک اورحان، سنان، عادل ایلیزری، فرح مستور، صادق اوزکان، محمد الامین بیک، سم اسکندر، محمد گن شامل تھے۔ تقریب میں خرم نواز گنڈاپور، بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، رجسٹرار ڈاکٹر خرم شہزاد، سینیٹر اعجاز چوہدری اور منہاج یونیورسٹی لاہور کے لیکچررز، ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹس اور

☆ ڈائریکٹر ڈیپارٹمنٹ انٹرفیتھ ریلیشنز، منہاج القرآن انٹرنیشنل

قائدینِ تحریک نے شرکت کی۔ وفد میں شامل تمام افراد کو شیخ الاسلام کی کتب کا تحفہ دیا گیا۔

**مرکزی سیکرٹریٹ کا دورہ:** ترکی کے اعلیٰ سطحی وفد نے وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر نور الحق قادری کے ہمراہ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مرکزی سیکرٹریٹ کا دورہ کیا۔ ناظم اعلیٰ منہاج القرآن انٹرنیشنل خرم نواز گنڈاپور اور ڈائریکٹر انٹر فیتھ ریلیشنز سہیل احمد رضا نے وفد کو خوش آمدید کہا۔ برادر اسلامی ملک ترکی کے اعلیٰ سطحی وفد کی قیادت ترکی کے وفاقی وزیر مذہبی امور پروفیسر ڈاکٹر علی ارباش کر رہے تھے۔ اعلیٰ سطحی وفد میں ترکی کے پاکستان میں تعینات سفیر اور سینئر حکام بھی شامل تھے۔ ترکی کے اعلیٰ سطحی وفد کو خرم نواز گنڈاپور نے گوشہ درود کے تربیتی و روحانی نظام کے بارے میں انگریزی اور عربی زبان میں بریف کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر علی ارباش نے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایسے لگ رہا ہے جیسے قونیہ میں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے سامنے کھڑا ہوں۔ روحانیت اور حقیقی تصوف کے احیاء کیلئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور منہاج القرآن انٹرنیشنل کی دینی، تعلیمی و تربیتی خدمات قابلِ ستائش ہیں۔ ❁❁❁❁❁

خصوصی رپورٹ:
جی ایم ملک
ڈائریکٹر فارن افیئرز

# ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا دورہ برطانیہ و یورپ

## MQI تنظیمات اور پاکستانی کمیونٹیز کی جانب سے چیئرمین سپریم کونسل کے اعزاز میں خصوصی تقاریب

گذشتہ ماہ فروری 2022ء سے تادمِ تحریر چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری یورپ کے علمی، فکری اور تنظیمی دورہ پر ہیں۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اپنے اس دورہ کے دوران نارتھ، مڈلینڈز، ساؤتھ انگلینڈ، سکاٹ لینڈ، سپین اور دیگر ممالک میں تشریف لے گئے اور متعدد پروگرامز، کانفرنسز اور سیمینارز میں خصوصی شرکت کی اور خطابات کیے۔ اس دورہ کی مکمل رپورٹ اور تصاویر www.minhaj.org اور facebook.com/Drhassanqadri پر ملاحظہ فرمائیں۔ زیرِ نظر صفحات پر اجمالی رپورٹ نذرِ قارئین ہے:

۱۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کے زیرِ اہتمام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 71 ویں سالگرہ کی مناسبت سے مانچسٹر میں تقریب منعقد ہوئی جس میں چیئرمین سپریم کونسل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ اس تقریب میں برطانیہ (UK) بھر سے منہاج القرآن کے رفقاء و کارکنان اور ان کی فیملیز نے خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر برطانیہ بھر میں قائم منہاج القرآن انٹرنیشنل کی تنظیمات اور فورمز میں نمایاں کارکردگی کے حامل رفقاء و کارکنان کو شیلڈز سے نوازا گیا۔ بعد ازاں منہاج سکالرز فورم UK کے ذمہ داران نے بھی ڈاکٹر حسن محی الدین قادری سے خصوصی ملاقات کی۔

۲۔ محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری مڈ لینڈز زون (برطانیہ) کے دورہ کے دوران والسال تشریف لائے۔ والسال کی جملہ تنظیمات کی طرف سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 71 ویں سالگرہ کی خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

۳۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اپنے اس دورہ کے دوران برمنگھم بھی تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے شیخ الاسلام کی 71 ویں سالگرہ کی مناسبت سے منعقدہ تقریب میں خصوصی خطاب فرمایا اور بعد ازاں ویمن لیگ، یوتھ اور دیگر فورمز کے ساتھ تبادلہ خیالات فرماتے ہوئے آئندہ کی تحریکی سرگرمیوں کے بارے ہدایات دیں۔

۴۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اپنے اس دورہ کے دوران لندن بھی تشریف لے گئے۔ اس موقع پر محترم علامہ محمد افضل سعیدی نے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کو بریڈفورڈ UK میں قائم ہونے والے منہاج القرآن کے عظیم منصوبہ ''مدینۃ الزہراء'' کے حوالے سے بریفنگ دی۔ منہاج القرآن کے زیرِاہتمام ''مدینۃ الزہراء'' کے عنوان سے قائم ہونے والا یہ مرکز ان شاء اللہ یورپ بھر میں موجود مسلمانوں کے لیے ایک علمی و فکری مرکز ہوگا۔ جہاں سے امن و سلامتی، تحمل و برداشت اور اخلاقی اقدار پر مبنی اسلام کی حقیقی

تعلیمات کو فروغ دیا جائے گا۔ یہ مرکز یورپ میں موجود مسلمانوں کی آئندہ آنے والی نسلوں کو تعلیمی اور معاشرتی خدمات فراہم کرنے والا ایک عظیم ادارہ ہوگا۔ اس موقع پر سید علی عباس بخاری (صدر UK-MQI) بھی موجود تھے۔

۵۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے لندن میں منہاج القرآن کی لوکل تنظیمات اور ساؤتھ زون انگلینڈ سے تعلق رکھنے والے رفقاء و کارکنان سے بھی ملاقاتیں کیں۔ ان تنظیمات نے اپنی امتیازی سرگرمیوں اور کامیابیوں کے حوالے سے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کو بریفنگ دی۔ اس موقع پر اعلیٰ کارکردگی کی حامل تنظیمات کو حسن کارکردگی کی اسناد بھی دی گئیں۔

۶۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی زیرصدارت منہاج القرآن ساؤتھ زون انگلینڈ کے زیراہتمام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 71 ویں سالگرہ کی مناسبت سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں ساؤتھ زون سے جملہ تنظیمات اور رفقاء نے خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے منہاج القرآن اور شیخ الاسلام کے عالمی کردار پر روشنی ڈالی۔ اس تقریب کے بعد آپ نے میڈیا سے بھی خصوصی گفتگو فرمائی۔

۷۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے اپنے دورہ برطانیہ کے دوران منہاج القرآن انٹرنیشنل کے عہدیداران اور پاکستانی کمیونٹی کے نمائندہ افراد کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں شریک ہوئے اور اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ انتہا پسندی، عدم برداشت اور فرقہ واریت امہ کو درپیش بڑے چیلنج ہیں۔ ان چیلنجز سے نمٹنے کیلئے منہاج القرآن انٹرنیشنل شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قیادت میں ہمہ جہتی تعلیمی، فکری و اصلاحی کردار ادا کر رہی ہے۔ اتحاد امت، بین المذاہب رواداری اور انسداد انتہا پسندی تحریک منہاج القرآن کے دعوتی اہداف ہیں۔

۸۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈنڈی کے زیراہتمام جامع مسجد بلال میں خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی خطاب فرمایا۔

۹۔ ڈنڈی (سکاٹ لینڈ) کے بعد ڈاکٹر حسن محی الدین قادری پروگرام گلاسگو میں منعقد ہوا جس میں منہاج القرآن انٹرنیشنل گلاسگو اور اس کے جملہ فورمز نے خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی خطاب فرمایا۔

۱۰۔ سکاٹ لینڈ کے دورہ کے بعد ڈاکٹر حسن محی الدین قادری فرانس پہنچے۔ فرانس پہنچنے پر آپ کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ فرانس میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے منہاج یورپین کونسل کی خصوصی میٹنگ کی صدارت کی۔ اس تقریب میں تمام فورمز اور تنظیمی شعبہ جات نے محمد ظل حسن قادری (صدر منہاج یورپین کونسل) کی قیادت میں اپنی کارکردگی رپورٹس پیش کیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے معاشرے کے جملہ افراد کی فلاح و بہبود اور ان کی علمی و فکری آبیاری کرنے اور نظم و ضبط کی اہمیت پر خصوصی گفتگو فرمائی۔

۱۱۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 71 ویں سالگرہ کی مناسبت سے منہاج القرآن فرانس کے زیراہتمام خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ اس موقع پر محفل سماع کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا۔

۱۲۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس کے زیراہتمام معراج النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں منہاج القرآن کے رفقاء و کارکنان کے ساتھ ساتھ پیرس میں مقیم مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں قونصلیٹ آف پاکستان نے بھی شرکت کی۔

۱۳۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے اپنے فرانس کے دورہ کے دوران منہاج القرآن سنٹر Creil کا خصوصی دورہ کیا۔ سنٹر کے ذمہ داران نے آپ کو اسلامک سنٹر کی جملہ سرگرمیوں اور منہاج القرآن کے جاری منصوبوں سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں آپ نے منہاج القرآن انٹرنیشنل Creil کے زیراہتمام معراج النبی ﷺ کانفرنس میں خصوصی شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

۱۴۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل گونساول فرانس کے زیراہتمام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے یوم ولادت کے موقع پر قائد ڈے سیمینار منعقد ہوا، جس میں چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی خصوصی شرکت اور تربیتی گفتگو فرمائی۔ اس موقع پر سفیر یورپ

علامہ نذیر احمد خان، علامہ حسن میر قادری اور دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے۔ سیمینار میں منہاج القرآن انٹرنیشل کے رفقاء اور پاکستانی کمیونٹی کے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

۱۵۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے فرانس میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کی NEC کی میٹنگ کی صدارت کی۔ اس میٹنگ میں تمام ممبرز نے اپنی کارکردگی رپورٹس اور جملہ سرگرمیوں بارے بریفنگ دی۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے فرانس کے متعدد شہروں میں منہاج القرآن کے زیراہتمام علمی، فکری، روحانی اور معاشرتی سرگرمیوں کے انعقاد پر ذمہ داران کو مبارک باد دی اور ان کی محنت کو سراہا۔

۱۶۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس کی تنظیم کی خصوصی کاوشوں سے فرانس میں عظیم الشان اسلامک سنٹر قائم کیا گیا ہے۔ چیئرمین سپریم کونسل نے سنٹر کا افتتاح کیا اور اس کے فنکشنل ہونے پر جملہ ذمہ داران کو مبارک باد دی۔ اسلامک سنٹر فرانس کی یہ عمارت خوبصورت وسیع مسجد، ہزاروں کتب پر مشتمل لائبریری، کڈز تربیتی کلاس رومز، سٹڈی سرکلز ہال اور گیسٹ رومز پر مشتمل ہے۔

۱۷۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے منہاج لائبریری فرانس کا وزٹ کیا۔ بعد ازاں آپ نے منہاج پبلی کیشنز فرانس کے ذمہ داران سے خصوصی ملاقات کی اور ان کی کاوشوں کو سراہا جن کی وجہ سے شیخ الاسلام کی کتب اور اسلامک لٹریچر کے فرنچ زبان میں تراجم فرنچ کمیونٹی کو حاصل ہورہے ہیں۔ اس موقع پر انھوں نے پبلی کیشنز کی انتظامیہ کو اس کام میں مزید بہتری لانے کے لیے ہدایات بھی دیں۔

۱۸۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری سے علامہ حسن میر قادری (ڈائریکٹر منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس)، منہاج ڈائیلاگ فورم (فرانس)، منہاج ویمن لیگ (فرانس) اور منہاج سسٹرز لیگ (فرانس)، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن اور منہاج تدوین سروسز کے عہدیداران اور ممبران نے خصوصی ملاقاتیں کیں۔ اس موقع پر ان شعبہ جات کے ذمہ داران نے اپنے جاری منصوبوں اور آئندہ کے منصوبوں کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کو بریفنگ دی۔ آپ نے ان فورمز کی جملہ علمی، فکری اور معاشرتی سرگرمیوں کو سراہا اور مزید ہدایات سے نوازا۔ خصوصاً آپ نے کورونا وائرس کی شدید لہر کے دوران MWF کے بنیادی کردار پر مبارکباد دی جس بناء پر MWF یورپ میں فلاحی سرگرمیوں کے حوالے سے دیگر تنظیمات سے نمایاں رہی۔

۱۹۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس کی طرف سے چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں فرانس کے سفیر امجد عزیز قاضی، احسان کریم (ہیڈ آف قونصلیٹ پیرس)، دانیال گیلانی (ہیڈ آف پریس قونصلیٹ پاکستان) سمیت فرانس میں کام کرنے والی پاکستانی مختلف سیاسی، سماجی، مذہبی، ثقافتی، ادبی جماعتوں وتحریکوں کے مرکزی قائدین نے شرکت کی۔ عشائیہ میں اظہار خیال کرتے ہوئے چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے منہاج القرآن انٹرنیشنل کی شکل میں ریاست مدینہ کا ایک عملی ماڈل قائم کرکے دکھا دیا ہے۔ منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں ہر مذہب اور مسلک کے لوگ پورے اعتماد کے ساتھ مختلف تقریبات میں شریک ہوتے ہیں۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے فلاحی منصوبہ جات اور اس کے ثمرات سے بلا رنگ ونسل اور مذہب ہر مستحق کے لیے ہیں۔ منہاج القرآن کے تعلیمی اداروں میں ہر مذہب اور ہر خطہ کے طلباء و طالبات اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اسلام کی فرقہ واریت اور انتہا پسندی سے پاک تعلیمات ہر خطہ اور طبقہ تک پہنچا رہے ہیں۔ فرانس میں تعینات پاکستان کے سفیر امجد عزیز قاضی نے اپنے خطاب میں کہا کہ بلاشبہ منہاج القرآن کی پاکستان اور بیرون پاکستان پاکستانی کمیونٹیز کے لیے بڑی خدمات ہیں۔ جنہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

۲۰۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری یوکے اور فرانس کے تنظیمی دورہ کے بعد سپین پہنچے۔ چیئرمین سپریم کونسل سپین میں اپنے تنظیمی دورہ کے دوران شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی سالگرہ کی مناسبت سے منعقدہ قائد ڈے کی تقریبات، تنظیمی اجلاس، ورکرز کنونشنز میں خصوصی شرکت کی اور پاکستانی کمیونٹی کی مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی معروف شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ ❁❁❁❁❁

# خصوصی ہدایات برائے معتکفین شہرِ اعتکاف 2022ء

بحمداللہ تعالیٰ اس سال بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی سرپرستی میں اور محترم ڈاکٹر حسن محی الدین القادری و محترم ڈاکٹر حسین محی الدین القادری کی معیت میں جامع المنہاج بغداد ٹاؤن، ٹاؤن شپ لاہور میں 29 واں شہراعتکاف آباد ہورہا ہے۔ جسے حرمین شریفین کے بعد دنیا کے سب سے بڑے اعتکاف ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ شہر اعتکاف تحریک منہاج القرآن کی پہچان ہے۔ وہ ہزارہا خوش نصیب معتکفین جو امسال اس سعادت سے فیض یاب ہوں گے ان کیلئے مرکز کی جانب سے خصوصی ہدایات دی جارہی ہیں۔ جملہ معتکفین پر اِن ہدایات کی پابندی لازمی ہوگی۔ نیز تنظیمات جن معتکفین کو لے کر آئیں گی اُن سے ان ہدایات پرعمل درآمد کروانا لازم ہوگا۔ جملہ تنظیمات، رفقاء و کارکنان اعتکاف کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

## 1۔اعتکاف گاہ میں آنے سے پہلے کرنے والے کام

۱۔ اعتکاف کے لیے تشریف لانے والے جملہ معتکفین کے لیے Vaccinated ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا جن احباب نے ابھی تک ویکسینیشن نہیں کروائی وہ اوّل فرصت میں کورونا ویکسین لگوائیں۔

۲۔ اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب پریشانی سے بچنے کے لئے بروقت ایڈوانس بکنگ کروالیں۔ بکنگ پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر ہوگی۔ اعتکاف گاہ میں گنجائش کے مطابق بکنگ کی جائے گی اور جگہ کی تنگی کے باعث تنظیمات کو کوٹہ الاٹ کیا جائے گا۔ معتکفین کی مطلوبہ تعداد مکمل ہونے پر بکنگ بند کردی جائے گی۔ اعتکاف کی بکنگ کیلئے مقامی تنظیم سے رابطہ کریں۔

۳۔ ضروری سامان ہمراہ لے کر آئیں۔ ۴۔خواتین چھوٹے بچوں کو ساتھ نہ لائیں۔

۵۔کتب، CDs، DVDs، میموری کارڈز کی خریداری کیلئے رقم ساتھ لائیں مگر رقم اعتکاف گاہ میں موجود بینک میں جمع کروائیں۔

۶۔ اگر کوئی بیماری ہے تو ڈاکٹر کی رپورٹ اور مکمل ریکارڈ ساتھ رکھیں۔

۷۔ امیر حلقہ کی ذمہ داریاں سرانجام دینے کی صلاحیت کے حامل افراد کو تیار کر کے لائیں۔

۸۔ مقامی تنظیم کے ذریعے قبل از وقت مرکز کو اطلاع کریں تاکہ انتظامات بہتر ہوسکیں۔

۹۔ سیکیورٹی کے پیش نظر اصل قومی شناختی کارڈ ہمراہ لائیں، فوٹو کاپی قابل قبول نہیں ہوگی۔

۱۰۔ جملہ معتکفین اپنے کوپن کے ساتھ اپنی پاسپورٹ سائز تصویر attach کریں گے جسے وہ اپنے سینے پر آویزاں کریں گے۔ اس کی پابندی کرنا ہر ایک پر لازم ہوگا۔

## 2۔اعتکاف گاہ میں آتے وقت

۱۔ بروقت آمد (ہجوم اور پریشانی سے بچنے کیلئے 20 رمضان المبارک کی صبح ہی تشریف لے آئیں)

۲۔ سکیورٹی اور انتظامیہ سے بھرپور تعاون کریں۔ ۳۔ہر شخص اپنی اور اپنے سامان کی خود چیکنگ کروائے۔

۴۔ اعتکاف گاہ میں داخلہ ٹوکن کے بغیر نہ ہوگا۔ لہٰذا ایڈوانس بکنگ والے احباب اپنا ٹوکن ہمراہ لائیں۔

۵۔ موبائل فون اور قیمتی اشیاء بنک میں جمع کروا کر رسید حاصل کریں۔

۶۔ موبائل لانے سے اجتناب کریں، ضروری رابطہ کے لئے PCO کی سہولت دستیاب ہوگی۔

۷۔ شہراعتکاف میں موبائل فون کے استعمال سے معتکفین ڈسٹرب ہوتے ہیں جس سے یکسوئی متاثر ہوتی ہے نیز موبائل فون گم ہونے کی صورت میں انتظامیہ ذمہ دار نہیں ہوگی، آپ خود خیال رکھیں۔

نوٹ: انتظامیہ سے ہر ممکن تعاون فرمائیں تاکہ انتظامیہ آپ کو بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کر سکے۔

3۔ دورانِ اعتکاف: ا۔ معتکفین پر انتظامیہ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون لازم ہو گا۔ ۲۔ فیس ماسک لگانا ضروری ہوگا۔

۳۔ کسی قسم کی شکایت کی صورت میں اپنے بلاک انچارج سے رابطہ کریں۔ ہر بلاک میں انتظامیہ کا ڈیسک موجود ہوگا تاکہ آپ کا مسئلہ فوری طور پر حل ہو سکے۔

۴۔ ڈسپلن کے لیے ضروری ہے کہ ہر معتکف کے پاس جس بلاک کا کارڈ ہے وہ وہیں رہ سکتا ہے۔ دوسرے بلاک میں جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ آسانی کے لیے ہر بلاک کے کارڈ کا نام اور رنگ دوسرے بلاک سے مختلف ہے۔

۵۔ آرام کے وقت آرام ضرور کریں تاکہ اگلے دن Fresh ہو کر معمولات سرانجام دے سکیں۔

۶۔ دیگر معتکفین بالخصوص بزرگوں کا خیال رکھیں اور اعتکاف گاہ میں موجود سہولیات کیلئے بزرگوں کو ترجیح دیں۔

۷۔ مشکلات زندگی کا حصہ ہیں اور قربِ الٰہی بغیر مشکلات اور صبر کے ممکن نہیں، اس لیے دس روز پیش آنے والی مشکلات کو صبر و تحمل سے برداشت کریں کیونکہ روزے سے برداشت اور صبر کا سبق ملتا ہے۔

۸۔ کسی مسئلہ کے حل نہ ہونے پر پریشانی کی صورت میں شور شرابہ اور ماحول خراب کرنے کے بجائے انتظامیہ سے رابطہ کریں۔

۹۔ شیڈول کے مطابق نظام پر بہر صورت عمل کریں۔

۱۰۔ قرآن و حدیث کی روشنی بکھیرتا ہوا قائدِ محترم کا خطاب ہی حاصلِ اعتکاف ہے اس کو کسی قیمت پر Miss نہ کریں۔

۱۱۔ اعتکاف ایک ایسی سنت ہے جس میں اس کی روح کو مدِنظر رکھنا لازمی امر ہے۔ لہٰذا اعتکاف میں تفریح کیلئے نہ آئیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے حصول اور گناہوں سے توبہ کیلئے اعتکاف کریں اور اسکے جملہ تقاضے پورے کریں۔ ۱۲۔ اپنے سامان کی خود حفاظت کریں۔

۱۳۔ ایک دوسرے سے حسنِ سلوک سے پیش آئیں نیز عملی طور پر باہمی مدد، خدمت و قربانی کے جذبے کے ساتھ اعتکاف میں آئیں۔

۱۴۔ جن احباب کے ساتھ خواتین بھی آئیں وہ احباب، خواتین اعتکاف گاہ میں ملنے کیلئے جانے یا فون کرنے سے اجتناب کریں۔

۱۵۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ کوڑا کرکٹ وضو خانہ اور باتھ روم کی جگہ نہ پھینکیں بلکہ کوڑے والے ڈرم میں پھینکیں۔

۱۶۔ سیکیورٹی کے پیشِ نظر اپنے اردگرد کے ماحول اور افراد پر کڑی نظر رکھیں۔ کسی بھی مشکوک فرد یا لاوارث سامان/شاپنگ بیگ، تھیلا وغیرہ دیکھنے کی صورت میں فوری انتظامیہ کو اطلاع کریں۔

۱۷۔ انتظامیہ کی طرف سے جاری فیڈ بیک پروفارمہ اور کوائف فارم ضرور پر کریں۔

۱۸۔ دوسروں کیلئے آسانیاں پیدا کریں۔ ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے گردونواح کے معتکفین کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے۔

۱۹۔ آپ اپنی زکوٰۃ وعطیات اور فطرانہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے کیمپ پر جمع کرواسکتے ہیں۔

۲۰۔ معتکفین اپنے بلاک کے حلقے میں رہیں صرف نماز کی ادائیگی و خطاب سننے کیلئے مسجد میں تشریف لائیں۔

4۔ واپسی: ا۔ واپسی کیلئے ٹرانسپورٹ کا بندوبست بروقت کریں اور منتظمین کو اپنی ڈیمانڈ 26 رمضان المبارک تک فراہم کر دیں۔

۲۔ اپنا مکمل سامان ساتھ لے کر جائیں (شیخ الاسلام کے خطابات کی CDs، DVDs اور کتب زیادہ سے زیادہ اپنے ہمراہ لے کر جائیں)۔ ۳۔ اپنی آسانی کے لئے دوسروں کیلئے مشکلات پیدا نہ کریں۔

۴۔ اپنے حلقے کی صفائی ضرور کر کے جائیں کیوں کہ عید کے فوراً بعد سکول کے ننھے منے طلباء نے تعلیم کیلئے یہاں آنا ہے۔

خرم نواز گنڈا پور (ناظم اعلیٰ و سربراہ شہر اعتکاف) 0301-5140075

محمد جوّاد حامد (ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن و اجتماعات و سیکرٹری شہرِ اعتکاف)

0333-4244365,0315-3653651,042-35163843

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیراہتمام مرکزی دعائیہ تقریب

MSM کے زیراہتمام قائد ڈے کے موقع پر محفل سماع

منہاجینز فورم کے زیراہتمام قائد ڈے تقریب

کالج آف شریعہ کے زیراہتمام قائد ڈے تقریب

منہاج انٹرنیٹ بیورو اور آئی ٹی کے زیراہتمام قائد ڈے تقریب

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN
APRIL-2022
LAHORE
Regd CPL No.41

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سنگت میں اعتکاف کریں

فقہی نشستیں، تربیتی حلقے، محافلِ قرأت و نعت، مجالسِ ذکر، خصوصی وظائف

خصوصی شرکت ✦ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری ✦ ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

خواتین کے لیے الگ اعتکاف گاہ کا انتظام

تفصیلات صفحہ 39 پر ملاحظہ فرمائیں

منجانب: نظامتِ اجتماعات تحریک منہاج القرآن

Tel:042-111-140-140
042-35163843
Cell:0333-4244365
0315-3653651

TahirulQadri TahirulQadri www.minhaj.org www.itikaf.com